تعبیرات

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ
کے ارادت مندوں کی طرف سے موصول ہونے والے
خطوط اور ان کے جوابات۔
یہ خطوط خواب اور اس کی تعبیر پر مشتمل ہیں۔

مرتبین
صاحبزادہ ڈاکٹر علی محمد
متین رفیق ملک

ادبستان

حصہ اوّل

صفحہ 1 تا 98

تعبیرات

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے
ارادت مندوں کی طرف سے موصول ہونے والے خطوط اور
ان کے جوابات۔
یہ خطوط خواب اور اس کی تعبیر پر مشتمل ہیں۔

مرتبین

صاحبزادہ ڈاکٹر علی محمد
متین رفیق ملک

ادبستان۔ لاہور

بیاد

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

رئیس ادارہ "او بستان" محمد رفیق ملک رحمتہ اللہ علیہ

اشاعت اول	....	نومبر 2009ء
طباعت	....	آفسٹ سفید کاغذ
ضخامت	....	176 صفحات
طابع	....	حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور
ناشر	....	او بستان، لاہور
قیمت	....	150 روپے

اہتمام

متین رفیق ملک

43۔ ریٹی گن روڈ عقب یونیورسٹی آف ایجوکیشن، لوئر مال لاہور

Cell: 0300-4140207

فہرست

☆ تعارف: سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ 5

☆ دیباچہ: از۔ بیان سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ 9

☆ عرضِ ناشر: از۔ حسین رفیق ملک 11

نمبر شمار	اسمائے گرامی مکتوب الیہ	مقام	تاریخ	صفحہ نمبر
1	محترم صوفی غلام محمد صاحب	تحصیل سمندری	6-اپریل 1967ء	21
2	محترمہ حبیب النساء صاحبہ	کراچی	21-اپریل 1967ء	25
3	محترم غلام رسول عاجز صاحب	بورے والا	5-مئی 1967ء	28
4	محترمہ صبیحہ صاحبہ	کراچی	15-جولائی 1968ء	32
5	محترم جہانگیر علی صاحب	راولپنڈی	26-اگست 1968ء	39
6	محترم محمد افضل صاحب	وہاڑی	28-اپریل 1971ء	43
7	محترم عبدالمجید صاحب	ملتان	30-اپریل 1971ء	49
8	محترم محمد اصغر صاحب	لائل پور	3-مئی 1971ء	53
9	محترم محمد افضل صاحب	وہاڑی	7-جون 1971ء	57
10	محترم سید سراج الدین صاحب	کراچی	12-جون 1971ء	65
11	محترم محمد افضل صاحب	وہاڑی	27-اگست 1971ء	68
12	محترم عبدالمجید صاحب	بہاول پور	31-اگست 1971ء	71
13	محترمہ حبیب النساء صاحبہ	کراچی	18-اکتوبر 1971ء	75
14	محترمہ ج۔ن۔ب صاحبہ	کراچی	29-نومبر 1971ء	80

15	محترم محمد افضل صاحب	وہاڑی	احتساب مئی، جون 1972ء	84
16	محترمہ ح۔ن۔ب صاحبہ	کراچی	8-جون 1972ء	86
17	محترم آفتاب صاحب	کراچی	احتساب ستمبر 1972ء	90
18	محترم محمد افضل صاحب	وہاڑی	احتساب اکتوبر۔نومبر 1972ء	94
19	محترم غلام احمد صاحب	کمالیہ	احتساب دسمبر 1972ء	98
20	محترم مولوی محمد عبدالمجید ایڈووکیٹ صاحب	بہاولپور	14-دسمبر 1972ء	102
21	محترم عبدالعزیز صاحب	گوجرانوالہ	احتساب فروری، مارچ 1973ء	106
22	محترم عبدالرشید صاحب	خیرپور ٹامیوالی	احتساب اگست 1973ء	109
23	محترم پی۔اے فاضلی صاحب	گوجرانوالہ	احتساب جون، جولائی 1975ء	113
24	محترم ریاض احمد صاحب	کراچی	19-نومبر 1975ء	116
25	محترم احمد دستگیر صاحب	کراچی	26-نومبر 1975ء	120
26	محترم محمد افضل صاحب	دیپالپور	17-جولائی 1976ء	125
27	محترم محمد افضل صاحب	دیپالپور	20-اگست 1976ء	127
28	محترم احمد دستگیر صاحب	کراچی	21-دسمبر 1976ء	131
29	محترم احمد دستگیر صاحب	کراچی	22-دسمبر 1976ء	136
30	محترم علی محمد صاحب	استنبول	9-جون 1977ء	144
31	محترم احمد دستگیر صاحب	کراچی	یکم ستمبر 1977ء	148
32	محترم آفتاب علی خان آفریدی صاحب	کراچی	11-اپریل 1978ء	151
33	محترم محمد افضل صاحب	دیپالپور	16-اپریل 1978ء	154
34	محترمہ صبیحہ صاحبہ	کراچی	بلا تاریخ	157
35	محترمہ رشیدہ بی بی صاحبہ	لوگوال	بلا تاریخ	169
36	محترم ڈاکٹر برکت علی فاروقی صاحب	ملتان	بلا تاریخ	171
37	محترم واحد بخش بھٹو صاحب	سکھر	بلا تاریخ	174

تعارف

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ

ولادت:

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت باسعادت انیسویں صدی کے آخر میں انڈیا کے شہر جالندھر میں ہوئی۔ تقسیم ہند تک آپؒ کا قیام جالندھر شہر کے محلہ سراج گنج میں رہا۔

والدین:

آپؒ کے والد ماجد کا نام حضرت نبی بخشؒ تھا آپ درویشانہ صفات کے حامل تھے۔ آپؒ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے۔ حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ چشتیہ کے بہت بڑے صاحب ارشاد بزرگ ہوئے ہیں۔ آپ کا مزار مبارک جالندھر شہر کی نئی بستی کے قریب قبرستان سید کبیر میں واقع ہے۔

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ کا نام عمر بی بی تھا۔ آپ بھی درویشانہ صفات کی حامل تھیں۔ آپؒ کا قاعدہ تھا کہ آپ جب اپنے جگر گوشہ کے لیے دسترخوان بچھاتیں تو محلہ کے بچوں کو ضرور ساتھ بیٹھا دیتیں۔ مقصد یہ ہوتا کہ صغر سنی ہی سے آپ کو مہمان نوازی، تواضع اور مروت کا سبق ازبر ہو جائے اور سخاوت کا یہ عالم سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد میں بھی تھا۔

تعلیم:

آپؒ کا مکتب سے کم تعلق رہا۔ چند دن محلہ کی مسجد میں جا کر چھوڑ دیا اور پھر اس درس گاہ میں

داخل ہو گئے جس میں تمام اہل دل ہوا کرتے ہیں۔ جس میں شریعت، طریقت، حقیقت اور معرفت کا علم علم الٰہی سے عطا ہوتا ہے۔

آپؒ فرماتے تھے" کہ یہ کتابی علم تو کسب سے تعلق رکھتا ہے اگر ہم اسی پر انحصار کر لیتے تو یہ ہمارے لیے کچھ مشکل نہ تھا۔ اس سے تو ہم دعائیں مانگ مانگ کر بچے ہیں۔ اگر ہم اسے حاصل کر لیتے تو علم حقیقی سے وہ حصہ نہ ملتا جو بزرگان دین کو "ام الکتاب" سے خصوصی طور پر عطا ہوا کرتا ہے۔

عالم جذب:

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ جب چودہ سال کے سن کو پہنچے تو آپؒ پر جذب کی کیفیت طاری ہو گئی جب آپؒ پر بہت زیادہ غلبہ حال ہوتا تو آپ آبادی سے باہر نکل جاتے اور کئی کئی دن اسی عالم میں جنگلوں میں پھرتے رہتے اگر کچھ میسر آ جاتا تو کھا پی لیتے ورنہ یونہی وقت گزار دیتے۔ کم و بیش بارہ سال آپ کی یہی کیفیت رہی اس کے بعد آپؒ خود بخود کسی غیبی اشارہ کے تحت حضرت میاں خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔

مرشد عالی مقام:

حضرت میاں خدا بخش رحمتہ اللہ علیہ قادریہ سلسلہ کے صاحب ارشاد بزرگ ہوئے ہیں۔ آپؒ کی سکونت آباد پورہ، جالندھر میں تھی۔ آپؒ چالیس سال حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دیتے رہے تھے۔ آپؒ حضرت احمد شرف الدین رحمتہ اللہ علیہ کلید بردار بغداد کے حلقہ ارادت میں تھے۔ چالیس سال کے بعد آپؒ صاحب ارشاد ہو کر جالندھر تشریف لائے تھے۔

آپؒ چاروں سلسلوں قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور چشتیہ کی طرف سے بیعت لینے کے مجاز تھے۔ آپؒ ایک سو پچاس سال تک حیات رہے۔ آپؒ کا وصال بروز یک شنبہ ۲۲ رمضان المبارک ۱۳۶۹ھ بمطابق ۹ جولائی ۱۹۵۰ء میں اوکاڑہ میں ہوا۔ آپؒ کا مزار اقدس ساہیوال قبرستان پیر بخاریؒ میں مرجع خاص و عام ہے۔

لے عموماً چولائی کے پتے آتش شکم کو بجھانے کے لیے کام آیا کرتے۔

سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ چودہ سال اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضر رہے اس چودہ سال کے عرصے میں آپؒ نے خواہش کے تحت کبھی بھی زبان نہیں کھولی۔ آپؒ کو خاموش دیکھ کر لوگ حضرت میاں صاحب سے عرض کرتے کہ یہ بچہ خاموش رہتا ہے۔ حضرت میاں صاحب فرمایا کرتے کہ یہ بچہ اپنے وقت پر بولے گا۔ اس وقت اس کا بولنا سند کا درجہ رکھے گا۔ آپؒ کو اپنے مرشد پاک سے وہ بیش بہا انعام عطا ہوا کہ شاید ہی کسی کو ملا ہو۔ آپؒ کو قول و عمل اور علم و اخلاص کے انعام کے ساتھ ساتھ چاروں سلسلوں (قادریہ، نقشبندیہ، سہروردیہ اور چشتیہ) میں بیعت کرنے کی مرحمت ہوئی۔

لاہور شہر میں ورود:

برصغیر کی تقسیم کے بعد آپ ہجرت فرما کر جب پاکستان تشریف لائے تو سب سے پہلے آپ نے ماموں کانجن تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں قیام فرمایا۔ ۱۹۵۲ء میں آپؒ لاہور تشریف فرما ہوئے۔ آخر زندگی تک لاہور میں قیام پذیر رہے اور یہیں مدفن ہوئے۔ آپ کا وصال ۲۳ شعبان المعظم بمطابق ۳۰۔ جولائی ۱۹۷۸ء میں ہوا۔ سرزمین پاک کو یہ شرف حاصل ہے کہ سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ اسی سرزمین میں آسودہ خواب ہیں۔ آپؒ کا مزار پُر انوار (مرکز انوار الٰہی) اسی قیام گاہ نور والوں کا ڈیرہ پاک ۳۱۔۲۹ ماڈل ری روڈ، مصطفیٰ آباد، لاہور میں مرجع خاص و عام ہے۔

آپ کا سالانہ عرس مبارک ہر سال 24,23,22 شعبان المعظم کو ڈیرہ پاک لاہور پر منعقد ہوتا ہے۔ جس میں دور دراز سے زائرین شمولیت کے لیے تشریف لاتے ہیں۔

نوٹ: تعارف کا کچھ حصہ آپ کی سوانح حیات پر مشتمل کتاب "مکالمات" سے مرتب کیا گیا ہے۔ (ناشر)

معزز قارئین! سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خواب اور تعبیر کی تعریف کے بارے میں ایک بیان فرمایا ہے اور اس بیان کو ادارہ دیباچہ کے عنوان سے نذرِ قارئین کر رہا ہے۔ یہ بیان ہم نے ماہنامہ احتساب لاہور کے شمارہ سے لیا ہے۔

دیباچہ

خواب ہر انسان کو آتا ہے۔ بے حقیقت کا خواب بے حقیقت ہوتا ہے۔ باحقیقت کا خواب باحقیقت ہوتا ہے۔ خیر والے کو خیر کا خواب آتا ہے شر والے کو شر کا خواب آتا ہے۔ شر کا حال شر ہے۔ خیر کا حال خیر ہے۔

خواب کی حقیقت آگہی ہے۔ برے کو بری آگہی ہوتی ہے۔ اچھے کو اچھی آگہی ہوتی ہے۔ جس کا حال شر ہو اس کو شر کی آگہی ہوتی ہے جو پاک بندے ہیں ان کا خواب خیر کی آگہی ہوتی ہے۔ صاحبو سن لو! جو انسان پاک ہو جاتا ہے خلوت اور جلوت کی صورت سے اس کو نظر بصیرت عطا ہو جاتی ہے اور حقیقت اس کی آگہی ہوتی ہے۔ جو پاک ہے اس کی نظر بھی پاک ہے۔

خواب کے تین مقام ہیں: خواب ماضی کا بھی آتا ہے۔ حال کا بھی آتا ہے اور مستقبل کا بھی۔ جو ماضی میں ہو اس کو ماضی کا خواب آتا ہے۔ جو مستقبل میں ہو اس کو مستقبل کا خواب آتا ہے۔ حال پر خواب آئے تو وہ حقیقتاً الہام ہوتا ہے۔ جو خواب آئے وہ حال پر ہو رہا ہوتا ہے یا ہونے والا ہوتا ہے۔

صاحبو سن لو! ساری کائنات کے انسان جو ہو چکا ہے اس کی یاد میں رہتے ہیں۔ جو ہونے والا ہے اس کی تلاش میں رہتے ہیں۔ جو حال ہے اس سے بے خبر رہتے ہیں۔ جو بزرگانِ دین کی معیت میں رہتے ہیں وہ حال پر رہتے ہیں۔ حال کی حقیقت رضا ہے۔ اس حال پر بزرگانِ دین فرماتے ہیں۔ ماضی بزرگانِ دین کا شاہد ہے۔ رضا اعمال اور حال ہے۔ مستقبل راستہ ہے۔

خواب کی تعبیر کے تین مقام ہیں...... عام، خاص اور خاص الخاص۔

1- عام کتاب اور شنید سے خواب کی تعبیر بتاتے ہیں۔ ان کی کوئی حقیقت نہیں۔ کیوں؟ یہ ماضی

میں تو ماضی کا جواز ہی نہیں۔

2- خاص جو لوح قلم پر لکھا ہو وہ دیکھ کر بتاتے ہیں۔

3- خاص الخاص کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطا کیا ہوا ہے کہ وہ عنوان بدل دیتے ہیں۔ نقصان کا جو پہلو ہے اس کو بدل کر فوائد کا پہلو رکھ دیتے ہیں۔ تصرف جب ہوتا ہے عنوان پر ہوتا ہے۔

تعبیر خواب:

صاحبو، سن لو! خواب کی تعبیر اُن سے پوچھنی چاہیے جو علم الٰہی رکھتے ہوں وہی خواب کا حل بتاتے ہیں۔ یہ بھی سن لو صاحبو! زبان کو جہاں تک ادراک ہے وہاں تک بیان کرتی ہے۔ جس کا حال ہو وہی جان سکتا ہے یا جس نے حال عطا کیا ہو وہی جان سکتا ہے۔ زبان کا ادراک قول تک ہے۔ اعمال ہو تو حال ہوتا ہے حال جب بھی عطا ہوتا ہے صاحب حال سے عطا ہوتا ہے اور ہمیشہ حال پر عطا ہوتا ہے۔

عام لوگ خواب کی تعبیر کتاب اور شنید سے بتاتے ہیں۔ ان کا نہ کوئی خواب سے تعلق ہوتا ہے اور نہ جسے خواب آئے اس سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ کتاب اور شنید سے جو لوگ تعبیر بتاتے ہیں ان کے علم کا کسب سے تعلق ہوتا ہے۔

ولی، جو لوح و قلم پر لکھا ہو وہ بتاتے ہیں خواب کی تعبیر۔

محبوبوں کو یہ اجازت ہے جو اس کے لیے لکھا ہوا ہے چاہو تو یہی رہنے دو، ورنہ عنوان بدل دو۔

یاد رکھو۔ جس کا عنوان بدل دیا جاتا ہے، تصرف جب بھی ہوتا ہے عنوان پر ہوتا ہے۔ صاحب حال جب عنوان بدل دیتے ہیں، اللہ کی طرف سے۔ اس پر تصرف شروع ہو جاتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ ناشر

قرآن کریم میں خواب اور تعبیر کا ذکر سورہ انفال، سورہ یوسف، سورہ بنی اسرائیل، سورہ انبیاء، سورہ صفت اور سورہ فتح میں ہوا ہے۔ ان آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے جن جلیل القدر پیغمبروں سے خطاب فرمایا ہے ان میں سید الانبیاء حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت یعقوب علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ السلام کے اسمائے مبارکہ ہیں۔

ان سورتوں میں ذات باری تعالیٰ نے جو فرمایا ہے اس سے آپ بخوبی آگاہ ہوں گے لیکن آپ کی یادداشت کے لیے یہاں چیدہ چیدہ ذکر کر رہا ہوں۔

سورہ انفال میں اس خواب کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو جنگ بدر سے پہلے پیغمبر اسلام ﷺ نے دیکھا تھا اور جس میں دشمن ناکام اور مسلمان فتح مند دکھائے گئے تھے اور یہ خواب مسلمانوں کے لیے مزید تقویت کا باعث بنا تھا۔

تعبیر خواب کے ضمن میں حضرت یوسف علیہ السلام کا نام اہم ہے۔ قرآن حکیم میں حضرت یوسف علیہ السلام کا خواب کچھ اس طرح بیان ہے۔ ''جب یوسف (علیہ السلام) نے اپنے باپ (یعقوب علیہ السلام) کو بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گیارہ ستارے اور سورج، چاند مجھے سجدہ کر رہے ہیں، انھوں نے کہا کہ بیٹا اپنا یہ خواب اپنے بھائیوں کو ہرگز نہ سنانا کیونکہ اسے سن کر وہ تمھارے نقصان کے لیے فریب کا منصوبہ بنانے لگ جائیں گے۔ شیطان ان کا کھلا دشمن ہے اور اس طرح تمھارا رب تمھیں نوازے گا۔ تعبیر خواب کے علم سے اور اپنی نعمتیں تم پر تمہارے باپ کی نسل پر اسی طرح پوری کرے گا جس طرح کہ اس نے تمہارے باپ اور اجداد ابراہیم و اسحاق (علیہ السلام) پر پوری کیں، کیونکہ وہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔'' (سورہ یوسف ۴۔۷)

توراۃ میں ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر سترہ برس کی تھی جب خواب کا معاملہ پیش آیا، خواب میں گیارہ ستاروں سے مقصود حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے اور سورج، چاند سے مراد باپ اور (سوتیلی) ماں ہے یاد رہے کہ سورۃ یوسف اول سے آخر تک ایک ہی سرگزشت پر مبنی ہے۔

سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 60 میں ہے کہ ''خواب جو تمہیں (اے محمد) اللہ نے دکھایا شبِ معراج کو، تو وہ لوگوں کی آزمائش کے لیے ہے۔''

سورۃ انبیاء کی آیت نمبر 5 کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ ''پیغمبر اسلام ﷺ نے جب کلام حق کی منادی شروع کی تو قریش مکہ کا یہی حال ہوا، وہ سچائی دیکھ رہے تھے، مگر اسے سچائی کہنا گوارا نہیں کرتے تھے۔ کبھی کہتے یہ مجنوں ہوگیا ہے، خواب و خیال کو وحی نبوت سمجھ رہا ہے۔ پھر تاثیر و نفوذ دیکھتے تو کہتے یہ جادوگر ہے۔ من گھڑت باتوں کو خدا کا پیغام بتلاتا ہے پھر یہ بات بھی چل نہیں سکتی تو کہتے، کچھ نہیں یہ شاعری کا کرشمہ ہے۔''

سورۃ الصّٰفّٰت میں خواب کا ذکر اس طرح ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ جس میں وہ اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کو خدا کے حکم سے ذبح کر رہے ہیں لہٰذا اس کی تعبیر کے لیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کہا، اے میرے بیٹے میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اب سوچ کر بتاؤ کہ تمہاری رائے کیا ہے؟ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے جواب میں کہا ''اے میرے باپ آپ اسی طرح کریں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے اور آپ انشاءاللہ مجھے صابر و شاکر پائیں گے''۔ باپ اور بیٹا حکم خداوندی کی تعمیل پر کمربستہ ہوئے۔ بیٹے کو زمین پر پیشانی کے بل لیٹا دیا گیا۔ قرآن کے الفاظ ہیں۔

''اسی وقت ہم نے ابراہیم کو پکارا بس کرو۔ تم نے اپنا خواب سچا کر دکھایا اور ہم نیکی کرنے والوں کو اچھا اجر دیتے ہیں۔ بیشک یہ ہماری طرف سے ایک آزمائش تھی اور ہم نے اس کی جگہ پر ایک جانور رکھ دیا۔ ابراہیم پر سلامتی ہے''۔

اسی طرح سورۃ فتح میں نبی اکرم ﷺ کے خواب کا ذکر موجود ہے جس کے مطابق آپ ﷺ

نے خواب میں عمرے کے لوازمات اور ارکان کو انجام دیتے دیکھا اور جو عمرۃ القضاء کے موقع پر حرف بحرف سچ ثابت ہوا۔

اب میں آپ کو احادیث کی طرف متوجہ کرتا ہوں۔

بخاری و مسلم میں ہے کہ وحی الٰہی میں سب سے پہلے جس عمل سے گزرنا پڑا وہ سچے خواب تھے۔ آپ ﷺ جو بھی خواب دیکھتے اس کی تعبیر صبح صادق نمایاں ہو جاتی تھی۔ بخاری و مسلم میں اچھے اور برے خواب کے سلسلہ میں ایک ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ جب کوئی شخص اچھا اور پسندیدہ خواب دیکھے تو اسے صرف اس شخص سے بیان کرے جس سے محبت اور اعتقاد ہو اور جب کوئی برا خواب دیکھے اور اس خواب کے شر اور شیطان کے فتنہ سے پناہ مانگے اور یہ بھی مناسب ہے کہ بقصد دفع شیطان اپنے بائیں طرف تین بار تھتکارے اور ایسا خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ اس حالت میں برا خواب کوئی ضرر نہ دے گا۔ برا خواب بیان کرنے کی اس لیے ممانعت کی گئی ہے کہ مبادا کوئی بری تعبیر دے دے۔ ترمذی میں ابو داؤد کی روایت کے یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اپنا خواب کسی دوست صالح یا عالم باعمل کے سوا کسی سے نہ کہو۔ یاد رہے کہ جو خواب وحی کی صورت میں ہوں ان کو تعبیر کی ضرورت نہیں ہوتی اور ایسے خوابوں کو رویائے صالح کہا گیا ہے یعنی صالح خواب۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تمہیں ذبح کر رہا ہوں چونکہ یہ وحی تھی اس لیے اسے تعبیر کی ضرورت نہیں تھی۔ صالح خواب نبی، ولی، عارف اور مومن دیکھتے ہیں۔ اسی طرح خواب صادق ہے جو مومن، کافر، برہمن اور راہب سب دیکھتے ہیں۔ یہ خواب کچھ روحانیت کا پہلو ہوتے ہیں جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھی قیدیوں میں سے ایک نے خواب میں دیکھا کہ وہ شراب نچوڑتا ہے، دوسرے نے دیکھا کہ اس کے سر پر روٹیاں ہیں جسے جانور کھا رہے ہیں۔ (سورہ ۱۲، آیت ۳۶) ان خوابوں کو تعبیر کی ضرورت ہوتی ہے۔

قارئین کرام! قرآن و سنت کی روشنی میں خواب اور تعبیر کی حقیقت یا معنویت کو مختصر طور پر بیان کیا ہے میں چاہوں گا کہ چونکہ اس اہم موضوع کا تعلق انسانی زندگی سے ہے۔ لہٰذا صوفیہ کرام، حکماء

،علماء، دانشور، مفکرین اور سائنسی ماہرین کے تجزیے بھی اختصار کے ساتھ بیان کرتا چلوں، اس تسلسل سے میرے علم اور حافظہ میں جو باتیں منتقسم ہیں ان کی Revission (دہرائی) بھی ہو جائے گی جس سے میرے دل و دماغ کو ایک حد تک تقویت ملے گی اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ بھی ان چیدہ چیدہ افکار و خیالات سے اپنی تشنگی کو کسی حد تک پورا کر پائیں گے۔ پہلے آپ کو صوفیہ کرام کی نظر میں خواب کی حقیقت کے بارے عرض کرتا ہوں۔

تصوف میں بھی خواب کی ایک حقیقت و معنویت ہے اگر چہ زیادہ تر روحانیت کے حوالے سے ہے لیکن اس کے اور بھی کئی پہلو ہیں۔ صوفیہ کی نظر میں خواب، نیند یا سونا ہے جس کی کئی اقسام ہیں۔ ایک خواب سنت ہے جسے قیلولہ کہتے ہیں، جو مقوی دماغ و قلب ہے۔ حدیث نبوی ﷺ ہے۔ ''القیلولہ تزید فی العقل'' یعنی دوپہر کو کھانا کھانے کے بعد عصر کی نماز سے پہلے سونا جسے قیلولہ کہتے ہیں عقل میں اضافہ کرتا ہے۔ دوم خواب بدعت ہے یعنی نماز کے وقت سونا۔ سوم خواب عادت ہے یعنی عشاء کی نماز کے بعد سونا۔ چہارم خواب ندامت ہے یعنی مجلس علم میں سونا۔

صوفیاء کرام کے بقول سید حالیٹنا خواب انبیاء ہے کہ وہ کائنات کے نظام پر غور و فکر کرتے ہیں، دائیں طرف سونا خواب عابدان ہے، منہ کے بل سونا خواب شیاطین ہے اور بائیں طرف سونا خواب ملوک ہے۔ خواب ملوک کے حوالے سے شیخ سعدی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک ظالم حاکم نے ایک درویش سے پوچھا کہ سب سے افضل کون سی عبادت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ تمہارے لیے خواب نیم روز یعنی قیلولہ تا کہ اس تھوڑی سی مدت ہی میں خلق خدا تمہارے ظلم سے بچی رہے۔

صوفیاء کرام کے حوالے سے زیر نظر کتاب ''تعبیرات'' کے معبر سلطان الحقیقت حضرت فضل شاہ رحمتہ اللہ علیہ نے خواب کی تشریح کے بارے میں جو فرمایا وہ آپ نے دیباچہ کے عنوان میں ملاحظہ کر لیا ہے۔

اب میں آپ کو علماء کی آراء سے آگاہ کرتا ہوں کہ مسلم اکابرین نے تعبیر خواب کو ایک اہم فن اور علم کے طور پر فروغ دیا، انھوں نے خواب کی علامت کے تجزیے کے لیے فرد کے ذہنی تصورات اور

قرآن کے عالمگیر استعاروں کو بنیاد بنایا۔علماء نے معبر کے لیے بعض شرائط اور خصائص کو لازمی قرار دیا ہے۔ معبر کی خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1- تعبیر بتانے والے کو پارسا ہونا چاہیے۔

2- معبر کے علم میں ہونا چاہیے کہ خواب دن میں یا رات میں دیکھا گیا اور کن اوقات میں دیکھا گیا؟

3- معبر کو چاہیے کہ وہ اس بات کا مشاہدہ کرے کہ صاحب خواب کے خواب سنانے کا انداز اور حرکات کیا سرزد ہوتی ہیں۔

4- معبر خواب کی تعبیر بتانے کے لیے ایسا انداز اختیار نہ کرے جس سے خواب دیکھنے والے کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب ہوں۔

5- معبر کو اسوہ حسنہ بھی اختیار کرنا چاہیے کہ آپ ﷺ کا معمول یہ تھا کہ آپ ﷺ صبح کی نماز سے فارغ ہو کر خواب سننے کی تعبیر فرماتے ۔اس وقت چونکہ خواب تازہ ہوتے ہیں اس لیے خواب کے نمایاں عناصر ذہن میں محفوظ ہوتے ہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ بہت سچا خواب وہ ہے جو رات کے آخری حصہ میں دیکھا جائے۔ بخاری و مسلم میں درج ایک اور حدیث میرے ذہن میں آگئی کہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا تو گویا اس نے واقعی مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

اسی طرح صاحب خواب کے لیے ہدایات ہیں۔

1- فرد کو چاہیے کہ وہ باوضو ہو کر سوئے اور سوتے وقت اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے ۔اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کرے اور مغفرت طلب کرے۔

2- خواب دیکھنے والے کو چاہیے کہ وہ معبر کے سامنے اپنا خواب بالکل درست بیان کرے، نہ کوئی بات اپنی طرف سے بڑھائے نہ گھٹائے۔ خواب غلط بیان کرنے سے رسول اکرم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

3- اگر کوئی شخص اپنا خواب بھول جائے تو اسے استغفار کرنا چاہیے کیونکہ یہ ذہنی انتشار اور احساس

گناہ کا نتیجہ ہوتا ہے۔

4- خواب دیکھنے کے بعد دوبارہ سو جانا خواب کی تعبیر کو الجھا دیتا ہے۔

5- بے علم، جاہل اور دشمنوں سے تعبیر نہ پوچھے ورنہ اس سے ذہنی خلفشار پیدا ہوگا۔

تعبیر خواب کے مسلم علماء میں محمد ابن سیرین، جابر مغربی، ابراہیم کرمانی، اسماعیل بن اشعث، حافظ ابن اسحاق، علامہ ابو الفضل، خالد اصفہانی اور حسین بن ابراہیم کے نام استناد کا درجہ رکھتے ہیں۔ ان علماء نے خوابوں پر اپنی گراں قدر تصانیف چھوڑی ہیں اور ان کتب میں کتاب التقسیم، کتاب الجامع، کتاب الارشاد، کتاب الدستور اور کتاب التعبیر شامل ہیں۔ یاد رہے کہ تاریخ انبیاء میں حضرت یوسف علیہ السلام اور ان کے بعد حضرت دانیال علیہ السلام کو تعبیر خواب کا عالم قرار دیا جاتا ہے۔

خوابوں کی ماہیت اور تعبیر کے بارے یونانی مفکرین نے بھی تصورات سے آگاہ کیا ہے۔

طب کی تاریخ میں بقراط کا نام سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ بقراط کے خیال کے مطابق جب انسانی جسم سو رہا ہوتا ہے اس کی روح بیدار ہوتی ہے اور وہ ہر اس جگہ جا سکتی ہے، وہ ہر اس شے کو دیکھ سکتی ہے، چھو سکتی ہے، اس کا وقوف اور پہچان حاصل کر سکتی ہے اور وہ ہر اس فعل تک رسائی حاصل کر سکتی ہے جسے جسم عالم بیداری میں اپنی عملداری میں لا سکتا ہے۔ چنانچہ بقراط نے مریض کے خوابوں کے تجزیے کو مریض کی شخصیت کی فہم حاصل کرنے کے لیے اہم قرار دیا ہے۔

ارسطو کے خیال کے مطابق خواب کا نہ ہی مافوق الفطرت عناصر یا دیوتاؤں سے کوئی تعلق ہے اور نہ ہی خواب الہامی نوعیت کے ہوتے ہیں بلکہ خواب سونے والے شخص کی نفسی فعلیت ہوتی ہے اور اس سے بعض بیماریوں کی تشخیص بھی کی جا سکتی ہے۔

افلاطون کے خیال کے مطابق خواب انسان کی دبی ہوئی خواہشات اور جذبات کی تشفی کے لیے متبادل صورتیں ہیں۔

ارطامیدورس نے خواب کو دو واضح اقسام میں بیان کیا ہے یعنی پریشان کن خواب اور سچے خواب۔ پریشان کن خوابوں کو وہ واقعات حال سے متعلق قرار دیتا ہے جبکہ سچے خوابوں کو روحانیت اور

مستقبل کے واقعات سے وابستہ قرار دیتا ہے۔ قارئین محترم! میں یہ بتاتا چلوں کہ ارطامیدورس وہ یونانی مفکر ہیں جن کی تعبیر خواب سے متعلق معروف ترین کتاب 'ایک خواب ہے' (One irocritica) اور اس کتاب کا عربی ترجمہ حنین بن اسحاق نے ''کتاب تعبیر الرویا'' کے نام سے کیا تھا اور کتاب تعبیر الرویا کا اردو ترجمہ جو میری نظر سے گزرا ہے وہ مولانا ابوالقاسم دلاوری نے کیا ہے۔

فرانسیسی طبیب الفریڈ مورے نے تین ہزار خوابوں کے بیانات پر جنسی مشاہدات اور تصورات کو ایک مجموعے کی صورت میں شائع کیا اور اس نے اپنے مطالعات سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ خارجی ماحول کے تاثرات سے خواب جنم لیتے ہیں۔

کارل گستاف ژنگ بھی بنیادی طور پر ایک طبیب تھے اور سوئزلینڈ کے رہنے والے تھے۔ وہ خواب کے بارے کہتے ہیں کہ ''خواب وہ خفیہ راستہ ہے جو روح کے نہاں خانوں میں اترتا ہے۔ خوابوں میں ہم اس عالمگیر اور ازلی انسان کا روپ دھار لیتے ہیں جو شب اول سے ہی چلا آرہا ہے وہاں اس کی حیثیت کلی ہے وہ فطرت سے غیر ممیز ہوتا ہے اور اس کی تمام انانیت عریاں ہو جاتی ہے''۔

قارئین محترم! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ خواب اور انسان کے مختلف تخلیقی اعمال میں گہرا تعلق موجود ہے اس ضمن میں سائنسی ماہرین، ادیبوں اور فن کاروں کے تجربات بھی اہمیت رکھتے ہیں لہٰذا چند ایک ملاحظہ فرمائیں۔

سلائی کی مشین کا موجد کہتا ہے کہ مجھے مشین کے لیے سوئی بنانے کا تصور ایک خواب سے آیا میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ مجھے ایسے نیزوں سے مار رہے تھے جن کے آگے سوراخ تھا اور اس میں رسی پروئی ہوئی تھی جب وہ مجھے نیزہ مارتے تو میرے جسم میں اس رسی سے ایک طرح کی سلائی ہوتی جاتی جس سے مجھے سوئی کے سوراخ اور اس سے استفادہ کا طریقہ سمجھ آ گیا۔

اسی طرح ایک مشہور برطانوی شاعر کولرج کہتا ہے کہ اس کی معروف نظم ''قبلائی خان'' کے تخلیقی عمل کا آغاز ایک خواب سے ہوا۔

آیئے اب ہم نفسیاتی ماہرین اور سائنسی تجزیہ نگاروں کا مختصر جائزہ بھی لیتے ہیں کہ یہ لوگ

خواب اور اس کی تعبیر کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ ان نفسیاتی اور سائنسی تجزیہ نگاروں کی بھی بہت ساری زبانوں میں کتب شائع ہو رہی ہیں مثال کے طور پر میں ایک کتاب کا ذکر کرتا ہوں جس کا نام ہے۔"How to read your dreams?" یہ کتاب ایک امریکی اشاعتی ادارہ Cavendish نے شائع کی ہے اور اس کا اردو ترجمہ پاکستان میں چھپ چکا ہے اس کتاب میں کئی ماہرین کی تحقیق شامل ہے اور یہ کتاب بہت مقبول ہوئی ہے کہ دس سال میں اس کے بارہ ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔

اسی طرح ایک اور کتاب "Interpretion of dreams" کے نام سے بھی شائع ہو چکی ہے اور Sigmuid Freud کی یہ کتاب خوابوں کی تشریح آج بھی اس میدان میں ایک زبردست اور بہترین سمجھی جاتی ہے۔ اور اس کتاب "خوابوں کی تشریح" میں یہ عنوانات درج ہیں کہ خواب کیا ہیں؟ خواب کیا کرتے ہیں؟ خواب آپ کو کیا بتا سکتے ہیں؟ نیند کیا ہے؟ اور ہم خواب کیونکر دیکھتے ہیں؟ تاہم اس کتاب کا لب لباب جو میں نے اخذ کیا ہے وہ یہ کہ خواب لاشعوری دماغ کی پیداوار ہیں۔ اسی طرح مجھے ایک امریکی ماہر نفسیات Calvin Hall کی یہ رائے یاد آ گئی اور کیا خوب رائے ہے کہ "خواب اپنے ہی نام لکھا گیا اپنا خط ہوتا ہے"۔

قارئین کرام! خواب ذہن انسانی کا ایک حیران کن اور پیچیدہ نفسی مظہر ہے جس کا تجربہ انسان اپنے قدیم شعوری دور سے کرتا چلا آیا ہے اور اب میں آخر میں آپ کو حجری دور کے انسان جن کی زندگی نفسیاتی اور جسمانی بقا کی سخت ترین جدوجہد سے عبارت تھی کے بارے ان نفسیاتی رویوں کا بالکل مختصر سا خاکہ بیان کر کے اس باب کو سمیٹتا ہوں۔ بعض اوقات میرا عرض ناشر یا پیش لفظ کہہ لیجیے بہت طوالت اختیار کر جاتا ہے۔ جیسا کہ میں پہلے کسی کتاب میں عرض کر چکا ہوں کہ ناشر کی دو ذمہ داریاں لازم و ملزوم ہوتی ہیں کہ کتاب کے سیاق و سباق کی مختصراً تشریح کرے اور دوسری ذمہ داری یہ عائد ہوتی ہے کہ صاحب کتاب کو متعارف کروائے۔ ہمارے ہاں چند ایک پبلشرز ایسے بھی ہیں جو انگوٹھا چھاپ ہیں اور ان کا طرز تکلم بھی ایسا ہے کہ لفظ ناشر پر ایک دھبہ ہے، جبکہ حکومت کا پریس اینڈ لاء پبلی کیشنز

ڈیپارٹمنٹ بھی کوئی توجہ نہیں دے رہا۔ آیئے اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ قدیم مذہبی تحریریں اور تہذیبی باقیات خوابوں کی معالجاتی، الہامی اور مستقبل شناس حیثیت کو مختلف تاریخی ادوار کے حوالے سے مسلمہ حقیقت قرار دیتی ہے۔ تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ تہذیب بابل کے شہر نینوا کے کھنڈرات سے ایسی الواح ملی ہیں کہ جن کی تختیوں پر خوابوں کی تعبیریں درج ہیں۔ ہندو دھرم میں اتھروید خواب کی ماہیت اور تعبیر سے متعلق اہم تصور کیا جاتا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے لوگ خوابوں سے بیماریوں کے علاج، سفر اور قسمت کا زائچہ نکالتے تھے۔ قدیم قبائلی طرز زندگی اور ثقافتوں میں خوابوں سے متعلق عقائد کا اظہار انسان کے مختلف ثقافتی رویوں سے ہوتا ہے۔

کینیڈا میں دریائے ہڈسن کے پار بسنے والے یہ یقین رکھتے تھے کہ نیند کے دوران سونے والا جب خواب دیکھتا ہے تو اس نیند کے دوران روح اس کے جسم سے نکل کر خواب کی وسیع وادی میں چلی جاتی ہے اور اگر اس عرصہ میں فرد کو جگا دیا جائے تو عین ممکن ہے کہ روح اور جسم کا رشتہ منقطع ہو جائے۔

انڈونیشیا کے جنوبی جزائر میں اگر کوئی خواب دیکھے کہ اس کی بیوی آوارہ ہے تو اگلے روز وہ اپنے سسر کو مطلع کرتا ہے کہ وہ اپنی بدچلن بیٹی کو لے جائے۔

افریقی قبیلے کے ایک شخص نے اپنے عمر بھر کے دوست سے اس لیے ناطہ توڑ لیا کہ خواب میں اپنے دوست کی جانب سے منفی رویے کا سامنا کرنا پڑا۔

پیراگوئے کے ایک جنگلی نے خواب میں دیکھا کہ گاؤں کے پادری نے اس کو مارنے کے لیے پستول نکالا ہے چنانچہ اگلے روز ہی اس نے حادثہ سے پیشتر پادری کو ہلاک کر دیا۔

قارئین محترم! میں نے آپ کے سامنے خواب اور تعبیر کے بارے تمام مکاتیب فکر کا ایک مختصر تقابلی جائزہ پیش کیا ہے کسی جگہ میری کوئی غلطی یا کوتاہی پائیں تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں۔

تاہم زیر نظر کتاب میں وہ عریضہ جات ہیں جو حضرت فضل شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ (بہ معروف نور والے) کو براہ راست لکھے گئے اور ان خطوط میں مکتوب الیہان نے خواب بیان کیے ہیں اور آپؒ سے اس کی تعبیر کے بارے میں پوچھا ہے۔ لہذا میں ان خطوط کو تعبیرات کے نام سے شائع کر رہا

ہوں۔ اس سے قبل خطوط کی ایک کتاب مکتوبات کے نام سے شائع ہو چکی ہے اور اس میں بابا جی نور والے رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف شامل ہونے سے رہ گیا جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

صاحبزادہ ڈاکٹر علی محمد صاحب، بابا جیؒ کے ارشادات کو بہت سلیقے سے محفوظ کر رہے ہیں اور عقیدت مندوں کے ابھی بہت سارے خطوط زیر طبع ہونے کو ہیں اور ہم نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مکتوبات جلد دوم اور مکتوبات جلد سوم میں ان خطوط کو مکمل کر لیا جائے۔ ہمیں بعض خطوط ایسے بھی مل رہے ہیں جن میں مکتوب الیہ نے اپنے اہل خانہ کے نام تحریر کیے ہوئے ہیں وہ ہم عزت نفس کے طور پر صرف اشاعت میں حذف کر رہے ہیں جبکہ اصل خط میں محفوظ ہیں اور بعض خطوط ایسے ملے ہیں جو بعض جگہوں سے بوسیدہ یا پھٹے ہوئے یا چند سطریں محو ہیں ہم اس سطر میں پڑھنے والوں کی آسانی کے لیے اس خط میں لفظ ''نوٹ مرتبین'' دے رہے ہیں۔

میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنھوں نے خط اور فون کے ذریعے بابا جیؒ کے ارشادات کو فروغ دینے کی پذیرائی کی اور میری حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آپ کی مفید آراء کا منتظر

متین رفیق ملک

خواب

تحصیل سمندری ضلع لائل پور   6-اپریل 1967ء

حضور پُرنور قبلہ وکعبہ۔غوث اعظم۔آسمان والے، نور والے، رہنما، ہادی، ہرجائی، مشکل کشا، دین ودنیا کے بادشاہ، پیشوا۔ظاہر وباطن کے مالک۔

تیرے کرم دیاں ساتوں ہر دم لوڑاں

میں عرض کراں نالے ہتھ بھی جوڑاں

ساڈیاں کیتیاں ول نہ جا سائیاں   ساڈے وانگ کوئی گنہگار ناہیں

کر فضل، فضل ہے کار تری   ترے فضل باجھوں بیڑا پار ناہیں

کرم کریں تا بخشیاں جاواں فضل کریں چھٹکارا

حضور پُرنور چند مشاہدات ارسال خدمت ہیں۔مناسب اصلاح ودرستی فرمائیں۔

1- اپنی چارپائی کے پایہ کے ساتھ لوہے کی زنجیر لٹکتی ہوئی نظر آئی۔

2- میں رات کو سوتے وقت چارپائی کے پاس پانی کا لوٹا رکھتا ہوں۔آج اس میں پانی کی بجائے دودھ دکھائی دیا۔

3- میرا کمرہ سفید روشنی سے منور ہو گیا۔میں اس روشنی میں لوگوں کو پیسے بانٹ رہا ہوں۔

4- آپ حضور پُرنور میری چارپائی کے پاس کھڑے ہیں۔میں سویا ہوا ہوں۔آواز آتی ہے۔صوفی صاحب غلام محمد۔اتنے میں ایک فقیرانہ لباس شخص آیا اس نے حضور سے دریافت فرمایا کیا بات ہے۔آپ حضور پُرنور نے فرمایا صوفی صاحب کا نام بھی آ گیا وہ کہنے لگے کس طرح آپ نے فرمایا بسم اللہ غلام محمد۔وہ فقیرانہ لباس شخص بولے شکر ہے نام ہی آ گیا۔

5- سوتے میں ایسا معلوم ہوا کہ سورج چڑھ آیا ہے۔ میرا اور چارپائی کا رخ اس وقت مشرق اور مغرب کو تھا۔ گاؤں کے آدمی آئے وہ کہنے لگے اس طرف منہ کرو۔ اس سے ان کی مراد کعبہ شریف کی تھی۔ میں نے کہا میرا منہ پہلے ہی اس طرف ہے۔ پھر انہوں نے کہا ہم نماز پڑھ کر دکھائیں۔ میں نے کہا دکھاؤ۔ انہوں نے جماعت کی صورت میں نیت باندھی مگر ہر ایک کا منہ علیحدہ علیحدہ سمت کو تھا۔ بس پھر تو میں ان کے اوپر چڑھ گیا اور کہا بس یہی تمہاری نماز ہے۔ یہی نماز پڑھتے ہو کہ کسی کا منہ کسی طرف اور کسی کا کسی طرف۔ اب وہ شرمسار تھے اور ان میں سے کوئی بھی نہیں بول سکتا تھا۔ خاموش تھے۔

6- ایک شخص تشریف لائے ان کے سر پر سرخ رنگ کی رومی ٹوپی تھی اور لباس سفید تھا، آ کر کہنے لگے۔ اناج کی کمی آ گئی ہے۔ میں نے کہا کوئی بات نہیں دعا کرو اللہ تعالیٰ اپنا فضل و کرم کریں۔

حضور پُر نور دعائے خیر سے یاد فرماتے رہا کریں۔ اور دعا فرمائیں اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے محبوب جناب محمد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے اپنی مخلوق کو آغوشِ رحمت میں لے لے جیسے آغوشِ رحمت میں لیا بزرگانِ دین کو اپنی رحمت سے۔

سب نور والوں منزل والوں کی خدمت میں نیازمندانہ سلام قبول ہو۔

طالب دعا

صوفی غلام محمد

چک نمبر 199، گ۔ب ڈاک خانہ خاص

براستہ ماموں کانجن شریف ضلع لائل پور

تعبیرخواب

یَاوَدُوْدُ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَاوَدُوْدُ

نوروالوں کا ڈیرہ پاک 6-اپریل 1967ء

اختری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت صوفی غلام محمد صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔

پیارے جو بھی یہ ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہو رہا ہے۔ بزرگانِ دین کی دعا برکت سے ہو رہا ہے۔

1- زنجیر، وہ کڑی بزرگانِ دین کی کڑی ہے، جس میں آپ شامل ہیں۔

2- لوٹے میں جو دودھ ہے وہ شریعت ہے اس مقام پر بیان دیا ہے بزرگانِ دین نے۔ شریعت دودھ ہے، طریقت دہی ہے، حقیقت مکھن ہے، معرفت گھی ہے، دودھ معدن ہے، معدن ہی نہ ہو کسی انسان کے پاس تو اور کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔

3- کمرہ روشنی سے منور ہو گیا، آپ انور ہیں کمرہ منور ہے۔

4- لو مبارک ہو آپ کو۔ آپ کا نام آ گیا۔ شریعت میں، طریقت میں، حقیقت میں اور معرفت میں۔

5- یہ جو دکھایا گیا ہے گاؤں کے لوگ آئے۔ وہ مخلوق ہے۔ مخلوق کا ایک طرف منہ نہیں ہے اور جدھر جدھر ان کی نیت ہے اسی طرف ان کا منہ ہے۔ آپ کی نیت بزرگانِ دین کے ساتھ ہے اس لیے آپ کا رخ جو ہے وہ کعبہ کا رخ ہے۔ کیونکہ نیت پر مراد ملتی ہے اور نیت

پر ہی رخ ہوتا ہے۔

6- وہ جو شخص آئے روی ٹوپی والے، جو انہوں نے کہا وہ سیاست کی آواز ہے آپ کا جو فرمان ہے وہ بزرگانِ دین کا فرمان ہے۔

سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں اور انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔ بزرگانِ دین کے عرس پاک کے لیے ایک بکرا لے کر رکھیں۔ خیر و برکت ہے۔

پروگرام: سب بزرگانِ دین 5 محرم تک لاہور دربار پاک پر تشریف فرما ہیں۔ سب بزرگانِ دین کا عرس پاک 5,4 محرم کو لاہور دربار پاک پر ہو رہا ہے اگر ہو سکے تو ضرور تشریف لاویں۔

سب نور والوں اور منزل والوں کی طرف سے سب عزیزوں، دوستوں کو السلام علیکم، بچوں اور بچیوں کو پیار۔

حضور پُر نور

آستانہ قادری

نور والوں کا ڈیرہ، لاہور

خواب

کراچی   21-اپریل 1967ء

قبلہ معظم دام ظلہم

تسلیمات عقیدت مندانہ عرض ہے شفقت نامہ باعث تسکین قلب ہوا۔ جس خط کی اطلاع ملی حضور کو دی تھی اس کے بعد خالدہ سلمہا کا ایک اور خط آیا ہے جس میں اس نے اپنی کامیابی کی اطلاع دی ہے کہ اس نے جو امتحان دیا تھا اس میں کامیاب رہی۔ شکر مالک حقیقی کا کہ اس کی محنت سوارت ہوئی۔ بزرگان دین کی دعاؤں کی برکت سے۔ محبوب کے متعلق کچھ نہیں لکھا صرف یہ لکھا ہے کہ محبوب کا فون آیا تھا کہ شام تک آ کر بات کروں گا پر کوئی دوسرا خط ابھی تک نہیں ملا۔

آج شہادت کا دن دس محرم ہے۔ رات میں نے ایک خواب دیکھا۔

خواب: ایک سبزہ زار ہے جو حد نظر تک پھیلا ہوا ہے اور ایک طرف پانی کی جھیل ہے۔ شفاف پانی ہے جس میں آسمان کا عکس صاف نظر آ رہا ہے۔ سبزہ زار کے پیر پودے اس قدر خوبصورت اور حسین ہیں کہ قلم یا زبان سے بیان کرنے سے قاصر ہے دنیا میں کہیں وہ پودے نظر سے اب تک تو نہیں گزرے۔ سبزے پر شبنم ہے اسی سبزہ زار میں ایک چھوٹا سا گول چبوترہ سا ہے جو سبزے سے ڈھکا ہوا ہے۔ میں وہاں پر چڑھ گئی اور جوتے اتار دیئے۔ اس قدر خنکی اور ٹھنڈک میرے پیروں میں محسوس ہوتی ہے کہ آنکھیں تک اس خنکی سے متاثر ہوئیں اور اب بھی جب میں خیال کرتی ہوں تو وہ خوشگوار خنکی مجھے اپنی آنکھوں میں محسوس ہوتی ہوئی لگتی ہے۔ کوئی کہہ رہے ہیں کہ یہ سبزہ زار روضۂ پاک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحن کا ہے۔ اتنے میں کیا دیکھتی ہوں میرے والد مرحوم روضے پاک کی طرف سے آ رہے ہیں جوش مسرت میں آنکھوں سے

آنسو رواں ہیں اور بار بار فرما رہے ہیں۔ کیسی مقدس سرزمین ہے کیسی پیاری سرزمین ہے۔ میں کہہ رہی ہوں حضرت یہاں آیئے دیکھیے کیسی نرم مخمل جیسی سبزی ہے اور کس قدر خنکی ہے آپ یہاں آیئے۔ یہ سبزہ زار روشن بھی ہے تو میں کہہ رہی ہوں یہاں یہ روشنی کیسی ہے نہ سورج ہے نہ چاند تو کوئی کہہ رہا ہے یہاں تجلی باری تعالیٰ ہے۔ مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ پیچھے کوئی سورج ہے پر اس کی روشنی میں گرمی نہیں ٹھنڈک ہے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ پھر کروٹ لے کر سوتی ہوں تو پھر اپنے والد مرحوم کو دیکھا۔ لیٹے میں فرما رہے ہیں جتنی دواؤں کی کتابیں ہیں سب لپیٹ کر رکھ دو اب معلوم ہوا کہ خداوند سب کچھ کرتا ہے ان دواؤں کی ضرورت نہیں تو میں کہہ رہی ہوں حضرت آپ کے خیالات میں تبدیلی رات کے بعد ہوئی ہے نا؟ تو والد مرحوم پوچھتے ہیں۔ کیا بات رات کی کیا بات ہے میں اپنا خواب بیان کرنا ہی چاہ رہی تھی کہ آنکھ کھل گئی۔

آج ہی میں نے کلام پاک ختم کیا ہے۔ حضور جو کچھ مجھ جانِ ناتواں سے ہو سکتا ہے کر رہی ہوں۔ خدا توفیق عطا فرمائے آمین۔ بزرگانِ دین سے دین و دنیا کی بھلائی کے لیے میرے لیے اور خالدہ محبوب اور ناصر سلمہم کے لیے دست بستہ گزارش کرتی ہوں۔

احمد دستگیر سلام فرماتے ہیں۔

خادمہ

حبیب النساء

509/A قاسم آباد، کراچی

تعبیر خواب

یَا وَدُودُ   بسم اللہ الرحمن الرحیم   یَا وَدُودُ

نوروالوں کا ڈیرہ پاک   15- مئی 1967ء

اکبری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفی آباد) لاہور

اللہ کے پیاری حبیب النساء صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خط آپ کا مل گیا ہے۔ محبوب کے روضۂ پاک کا جو صحن ہے۔ حقیقتاً میدانِ جنت ہے۔ وہ گل گزار، سبزہ، ٹھنڈک، روشنی۔ یہ آپ کی محبت کی گلزار ہے۔ جو صاحب اُنس رکھتا ہے انہیں یہ سب انعام مل جاتے ہیں۔ وہاں جو آپ کو والد صاحب ملے ہیں۔ وہ حقیقتاً جنت میں ہیں۔ آپ کا عمل اب زندہ ہو گیا ہے۔ اور آپ کو روضۂ اطہر کی زیارت ہو گی۔ حج مکہ کے لیے اجازت ہو گی۔ مدینہ منورہ کے لیے فراغت ہو گی۔ یہ تعبیر خواب ہے۔

سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے ہیں۔ حضرت احمد دستگیر میاں کراچی پہنچ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے سب کے لیے۔ انجام بخیر ہو سب کا۔ حضرت عبدالقادر صاحب، حضرت احمد دستگیر صاحب، حضرت یاسین صاحب کو اور سب کو دعا اور سلام۔

میاں احمد خیر الدین صاحب کے لیے سب اللہ والے دعائے مغفرت کر رہے ہیں۔ اس جمعرات کو ان کا ختم کرایا جاوے گا۔ جو بھی پڑھا جاوے گا ان کی تفصیل آپ کو بھیجی جاوے گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس عطا فرمائے اور گھر والوں کو صبر وجمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

احمد دستگیر میاں سب کو مل کر آنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا برکت سے آمین ثم آمین۔

سب نوروالوں اور حرمل والوں کی طرف سے سلام اور دعا۔

بچوں اور بچیوں کو پیار۔

حضور پُرنور۔ لاہور

خواب

از۔ غلام رسول عاجز 5- مئی 1967ء

بورے والا

جناب قبلہ و کعبہ بحضور دربار قادری

میرے آقا اور میرے ہادی السلام علیکم کے بعد عاجز کی عاجزی قبول ہو اس ناچیز عاجز کی یہ حالت ہے کہ ہر وقت ذکر و فکر میں رہتا ہے۔ بات یہ ہے کہ کلمہ طیب کا ذکر یا اسم اللہ کا ذکر اس عاجز کو بوقت عصر سے لے کر مغرب تک نہ تو زبان سے پڑھتا ہوں اور نہ دل پڑھتا ہے ویسے ہی ذکر سنتا رہتا ہے اور کبھی کبھی رات کے وقت بھی یہ ذکر سنتا ہے اس کا جو ہر کوئی نہیں نکلتا۔ یہ کیا بات ہے ایک دفعہ خواب میں یہ بات دیکھتا ہوں کہ ایک قبرستان ہے وہ بہت اونچی جگہ ہے اور پوڑیاں سے گزر کر دیکھتا ہوں سب پکی قبریں ہیں عاجز بہت تیزی سے چلتا چلتا جا رہا ہوں دو انسانوں کی آواز سنی تو عاجز واپس ہو گیا پھر چلتا چلتا ایک کمرے میں داخل ہوا تو اس کمرے میں تین انسان نظر آئے ایک دائیں اور بائیں طرف ہے ان دو کی تو ڈاڑھی کالی ہے اور جو درمیان میں ہے اس کی ریش سفید ہے عاجز نے جا کر سجدہ کیا۔ وہ سفید ڈاڑھی والا بزرگ کہتا ہے کہ آپ کیسے آیا ہے عاجز نے کہا حضور کی زیارت کرنے آیا ہوں۔ اس بزرگ نے کہا کہ یہ دیکھ میرا آپریشن کیا ہوا ہے اس نے اپنی چھاتی سے کپڑا اٹھایا تو مجھے اس کی چھاتی کے اندر دل کی جگہ ایک سنہری انعام شکل نظر آئی اس کی بہت چمک تھی پھر میری آنکھ کھل گئی تو میرا جسم کمزور ہو گیا اور سب جسم کانپ رہا۔ رات کے تین بجے کا وقت تھا یہ کیا بات تھی اب عرض یہ ہے اپنے نفس کو پہچاننے کے لیے انسان بنایا گیا ہے۔ پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ بغیر مرشد دل حضوری نہیں ہوتا اور مرشد کی توجہ سے کام ہوتا ہے اس عاجز کو بڑا عشق ہے جس کام کے لیے تو جہاں آیا ہے یہ کام پورا ہو جائے ایک یہ وسوسہ جو مائی باپ والا ہے کہ بغیر اجازت طالب نہیں ہو سکتا یہ بات ٹھیک ہے یا غلط عارف لوگ

کہتے ہیں کہ وہاں تو مرشد کے بغیر کوئی کام نہ آئے گا نہ مال و اولاد کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی اگر یہ چیزیں کام نہ آئیں گی تو ان سے پیار کا کیا فائدہ۔ جو دنیاوی چیزیں ہیں ان سے کچھ حاصل نہیں۔ تو تعلق ان سے چھوڑ دینا بہتر ہے۔ عاجز کا سوال یہ ہے کہ آپ ہر طرح سے آزاد کرا سکتے ہو اور حضوری دل کرا سکتے ہو تو عاجز آپ کی قدم بوسی میں عاجز ہووے یہ دنیاوی فکر دور کردو بہت سی دنیاوی خواہش تو عاجز نے دور کر دی ہیں۔ یا روحانی طاقت سے یا آپ کی خدمت میں حاضر ہونے سے جس طرح آپ کی مرضی ہو۔

کئی بزرگوں کی کتابیں دیکھی ہیں ہر ایک نے یہ لکھا ہے کہ زبان کا ذکر عادت ہے اور دل کا ذکر وسوسہ ہے۔ ذکر ہے تو روحی ہے اور مشاہدہ ہے اور روحی ذکر کے بعد سب بے کار ہے اور اس کا کوئی اثر نہیں۔ عاجز کے خط کا جواب جلدی تحریر کردیں۔

باقی سب نور والوں کو السلام علیکم قبول ہو اس زمانے میں بھنگڑ پیر تو بہت ہیں۔

یہ سب نفس پرست ہیں ایسا نہ ہو کہ دھوکے میں پھنس جاویں ویسے تو خدا کی مخلوق ہے کسی کو برا نہیں کہتا نہ کوئی میرے کہنے سے برا بنتا ہے اور نہ اچھا بنتا ہے۔ مہربانی کر کے خط کا جواب جلدی دیں۔

غلام رسول عاجز

بمقام چک 571

بورے والا، تحصیل وہاڑی، ضلع ملتان

تعبیر خواب

یَا وَدُودُ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یَا وَدُودُ

نوروالوں کا ڈیرہ پاک

انفنٹری روڈ، دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت غلام رسول عاجز صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔

1- یہ جو کچھ بھی بنایا ہے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بنایا ہے اور یہ سب چیزیں امانت ہیں اور محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت عطا ہو رہی ہیں۔ جس نے عطا کیں ہیں اگر اس کی مرضی کے مطابق استعمال ہوگا چیزوں کا تو کُلّھم دین بنے گا اگر اپنی مرضی کے مطابق استعمال ہوگا تو کُلّھم دنیا بنے گی۔ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت سے تصرف ہوگا۔ تو امین ہوگا انسان۔ اپنی غرض وغایت کی صورت سے تصرف ہوگا تو پھر یہ خائن ہوگا۔ اس لیے جو چیزیں چاہتا ہو انسان اسے مل جائیں تو محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکریہ ادا کرے کیونکہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت ہی مل رہی ہیں۔ اور جو نہ ملیں تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صبر رکھیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا رب العالمین پالنا اور علم سے پالنا۔ جس طرح اللہ تعالیٰ کا دینا بھی ایک علم ہے اور نہ دینا بھی ایک علم ہے۔

اسی مقام پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ میں صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوں اور شکر کرنے والوں کے ساتھ ہوں۔

جس کا ساتھ اللہ تعالیٰ کا ساتھ ہو جاتا ہے۔ اس کی بسم اللہ ہو جاتی ہے۔ معنوں کے

اقتدار سے۔ اسی مقام پر حضور مولانا رومی صاحب فرماتے ہیں۔

صد کتاب و صد ورق در نار کن
روئے دل را جانب دلدار کن

اسی مقام پر جناب غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

علم کتابوں سے نہیں ملتا مردانِ خدا کے دہن سے ملتا ہے۔

حقیقتاً بیعت جو ہو رہی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لیے ہو رہی ہے۔ دنیا کے ہر معاملے میں ماں باپ کی اجازت لینی چاہیے۔ دین کے معاملے میں اگر ماں باپ دین دار ہو تو اس کی اجازت لینی چاہیے اگر وہ دین کا علم ہی نہیں رکھتے تو ان کی اجازت کی بھی ضرورت ہی نہیں۔ کلمہ کو ذکر اقراری کہتے ہیں۔ بزرگانِ دین کہتے ہیں چاہے ساری عمر پڑھتا رہے چاہے ایک مرتبہ پڑھے مدارج ایک ہی رہے گا۔

اسم اللہ یہ خلوت کا اسم اعظم ہے اور جتنے نام پاک ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے وہ اپنے مقام پر ان کا پورا پورا تصرف جاری ہے کسی کا خلوت پر تصرف جاری ہے کسی کا جلوت پر جاری ہے۔ یَاوَدُوْدُ یہ اسم اعظم ہے۔ اس کا خلوت پر بھی تصرف جاری ہے اور جلوت پر بھی تصرف جاری ہے۔ یہ ذکر ہر وقت پڑھتے رہو۔ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ اور درود شریف پڑھتے رہو۔

ان دونوں مقاموں پر اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی فلاح و برکت رکھی ہے اگر چاہتے ہو تو لے لو۔

حضور پُرنور

لاہور

خواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

15-جولائی 1968ء

حضور پُر نور

(میں احمد دستگیر کی بھانجی ہوں)

ابھی آپ کراچی آئے تھے اور جس رات آپ لاہور جا رہے تھے۔ اس رات میں نے آپ سے ملاقات کی تھی اور یہ بتایا تھا کہ مجھے ہر طرف تیز روشنی نظر آنے لگی ہے۔ یہ سلسلہ چار پانچ سال پہلے شروع ہوا تھا لیکن اب بہت زیادہ بلکہ ہر وقت مسلسل مجھے نظر آتی رہتی ہے۔ سفید، پیلا، نیلا، سرخ، سبز، کالا۔ ہر رنگ میں اور بہت تیز روشنی اور ہر جگہ نظر آتی ہے۔ جس طرف نظر اٹھاؤ۔ دیواروں پر، دروازوں پر۔ اگر کوئی کتاب پڑھنے لگوں تو کتاب پر۔ اور اگر کسی سے بات کرنے لگوں تو اس کے چہرہ پر نظر آنے لگتی ہے۔ اگر پانی پینے لگوں تو گلاس کے اندر پانی میں بھی نظر آتی ہے۔ آسمان کو دیکھوں تو آسمان پر ہر طرف روشنی نظر آتی ہے۔ اور اگر راستہ چلوں تو سڑک پر نظر آنے لگتی ہے کہ میرے قدم ایک دم رک جاتے ہیں اور جب سونے لگوں تو لحاف کے اندر ایک دم ہی بہت تیز روشنی ہوتی ہے اور خود ہی غائب ہو جاتی ہے۔ یہ سب آنکھیں کھلی ہوں تو نظر آتا ہے............

اور جب آنکھیں بند کروں تو ایک پیلا رنگ کا آسمان نظر آتا ہے جس پر سب ستارے بھی پیلے تیز رنگ کے نظر آتے ہیں۔ سب کچھ سنہری ہوتا ہے۔ یہ مجھے اتنا خوبصورت نظر آتا ہے کہ اسے دیکھنے کے لیے اکثر میں اپنی آنکھوں کو بند کرتی ہوں تو پھر نظر آنے لگتا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت سے کچھ عجیب منظر جسے لکھا نہیں جا سکتا۔ مختلف رنگوں میں اور مختلف شکلیں ہوتی ہیں

جو سمجھ میں نہیں آتی ہیں۔ اس لیے لکھا نہیں جا سکتا۔ البتہ ان شکلوں میں حرکت ہوتی ہے۔ ایسا لگتا ہے جیسے یہ سب ایک دائرہ کی شکل میں حرکت کر رہے ہیں اور ایک کے بعد ایک شکل نظر آنے لگتی ہے۔ ابھی یہ لکھتے ہوئے میں نے اپنی آنکھیں ایک دو سیکنڈ کے لیے بند کیں تو مجھے کچھ اس طرح نظر آیا ہے۔

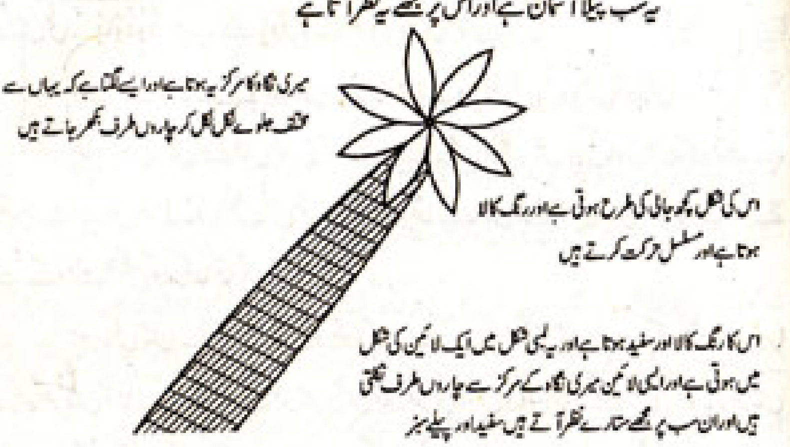

یہ مجھے صحیح بیان کرنا نہیں آیا۔ میں نے کوشش کی ہے آپ کو بتانے کی۔ ورنہ یہ نظارے بہت خوبصورت ہوتے ہیں کہ آنکھ کھولنے کو جی نہیں چاہتا۔ اتنے خوبصورت رنگ، تیز روشنی، عجیب شکلیں اور مسلسل حرکت۔ اتنا خوبصورت ہوتا ہے کہ بیان نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن یہ صرف آنکھیں بند کرنے پر نظر آتا ہے۔ آنکھیں کھولنے پر نہیں آتا۔

آنکھیں کھلی رہنے پر صرف روشنی مختلف رنگوں میں ہر جگہ، ہر وقت نظر آتی ہے مگر کوئی منظر یا کوئی شکل آنکھیں کھلی رہنے پر نظر نہیں آتی۔ صرف روشنی نظر آتی ہے۔

اور سونے کی حالت میں، خواب میں۔ میں نے دیکھا تھا۔ عربی کی آیتیں ہیں لیکن ان

پر زیر، زبر نہ ہونے کی وجہ سے میں پڑھ نہیں سکی تھی اور اس کے بعد میں نے لکھا ہوا پڑھا تھا۔ وہ محمد لکھا ہوا تھا۔ یہ خواب میں نے آپ کو بتایا تھا جس رات آپ لاہور جا رہے تھے۔ آپ نے جواب دیا تھا۔ بعد میں بتائیں گے اور تعویذ دی تھی اور یَاوَدُوْدُ پڑھنے کو کہا تھا۔

ابھی تعویذ میں نے گلے میں نہیں ڈالی اس کے لیے زنجیر میں نے بنوائی ہے۔ وہ ابھی مجھے نہیں ملی۔ یَاوَدُوْدُ جب مجھے یاد آتا ہے ضرور پڑھتی ہوں۔

آپ سے ملاقات کے بعد میں نے چار خواب دیکھے ہیں۔ وہ میں لکھ رہی ہوں۔

1- پہلا خواب میں نے اس طرح کا دیکھا ہے کہ میں جنگل میں ہوں اور رات کا وقت ہے اندھیرا ہے چاروں طرف (بالکل اسی طرح کا منظر تھا جیسے میں نے ٹرین میں سفر کرتے ہوئے رات کے وقت جنگل کو دیکھا تھا)

بہر حال میں نے خواب میں دیکھا کہ اپنے آپ کو جنگل میں رات کے وقت اندھیرا ہے کچھ نظر نہیں آتا۔ چاروں طرف مگر میں جس جگہ کھڑی ہوں وہاں چار ٹھیلے ہیں۔ جو بازار میں سبزی اور مونگ پھلی وغیرہ کے ہوتے ہیں۔ مگر یہ ٹھیلے خالی ہیں اور ان چار ٹھیلوں پر۔ ایک پڑومیکس جو کہ بہت بڑی لالٹین ہوتی ہے وہ رکھا ہوا ہے جس کے اندر بتی کی بجائے روشنی کا گولہ ہے۔ اور اس لالٹین کی روشنی کی وجہ سے میں نے ٹھیلے دیکھے۔ ورنہ جنگل ہے اور رات کا وقت ہے کچھ نظر نہیں آتا ہے اور میں بالکل اکیلی ہوں۔ میرے ساتھ کوئی نہیں ہے۔ مگر میں ان ٹھیلوں کے پاس کھڑی ہوں جن پر یہ پیڑومیکس۔ یعنی بڑی لالٹین رکھی ہوئی ہے۔ اور جدھر نظر کی اس طرف اندھیرا ہے۔ سوائے ان ٹھیلوں کے جن پر یہ لالٹین رکھی ہوئی ہے اور کچھ نظر نہیں آتا۔

2- دوسرا خواب میں نے اس طرح دیکھا کہ ایک لکڑی کا تختہ ہے اور اس پر بہت خوبصورت اللہ لکھا ہے۔ اور جیسے ہی میری نظر اس تختہ پر جاتی ہے۔ وہ تختہ خود چلتا ہوا میری آنکھوں کے بالکل اتنا قریب آجاتا ہے کہ میں چونکتی ہوں اور اس چونکنے کی وجہ سے میری آنکھ

کھل گئی لیکن آنکھ کھلنے کے بعد بھی مجھے اچھی طرح یاد تھا کہ وہ کس طرح میرے قریب آیا تھا۔

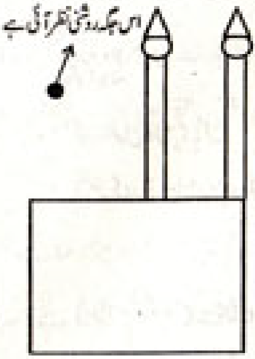

3- اور تیسرا خواب میں نے اس طرح دیکھا آسمان ہے اور کچھ اس طرح ہی دیکھا کہ مینار نظر آتے ہیں اور جس جگہ میں نے دائرہ بنایا ہے بالکل ٹھیک اس جگہ پر میں نے دیکھا کہ ایک دم روشنی ہوئی اور غائب ہو گئی۔ اور یہ روشنی بالکل ایسی ہی تھی جو میں جاگتے ہوئے ہر جگہ دیکھتی ہوں۔ اس کا رنگ سفید تھا۔ ابھی میری نظر ان میناروں پر تھی کہ اچانک روشنی غائب ہو گئی۔ روشنی اس جگہ نظر آئی تھی جہاں میں نے دائرہ بنایا ہے۔

4- چوتھا خواب میں نے اس طرح دیکھا کہ قرآن شریف کھلا ہوا ہے جلد سرخ سرخ سی ہے۔ اور سیدھے طرف کا صفحہ دیکھتی ہوں لیکن پڑھ نہیں سکتی ہوں اور پھر بائیں طرف کا صفحہ دیکھتی ہوں اور پڑھنے لگتی ہوں۔ اور وہ آیت مجھے یاد ہے جو میں نے پڑھی تھی وہ یہ تھی۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

آخر میں آپ سے ایک درخواست ہے کہ آپ خط کا جواب ضرور دیجیے گا۔ تاکہ مجھے کچھ سکون ملے۔ مجھے بہت کچھ سننے کو جی چاہتا ہے آپ سے۔ اس روشنی کو جاننے کی بے چینی ہوتی ہے کہ یہ کیا چیز ہے جو مجھے ہر وقت نظر آتی ہے اور بہت سی باتیں جو آپ سنانا پسند کریں۔

خدا حافظ

صبیحہ

تعبیر خواب

یا ودود — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا ودود

نور والوں کا ڈیرہ پاک
اظہری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

بیٹی صبیحہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خط آپ کا بزرگانِ دین کے دربار پاک پر پہنچا۔ بیٹی لو سن لو۔ آپ کو جو مشاہدات ہوئے ہیں یہ آپ کا رخ صحیح اور درست ہے۔ اور اس میں اور آگے جانے کی بھی راہ ہے۔

سن لو۔ دین کا درجات ہو یا دنیا کا، اس کو اجازت سے کیا جائے تو یہ وحدانیت ہے۔ کیونکہ فرض کی حقیقت قول ہے۔ اجازت کی حقیقت اعمال ہے۔

اس حال پر فرمایا بزرگانِ دین نے فرمایا۔ کتاب اور شنید راستہ ہے مقصود نہیں۔ مقصود اللہ کا محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

پہلا خواب: یہ حال پر تعبیر ہے کہ مشاہدے میں اتنی سکت نہیں ہے کہ بغیر روشنی کے روشنی نظر آسکے۔

ایہہ نہ چشم نظاریاں لائق جس دی دھیری کالی
ایہہ خود فانی فانی دیکھے دیکھ رہے متوالی

یہ آنکھ نوری آئینہ نہیں ہے جو مشاہدہ کر رہی ہے۔ یہ کسی اور روشنی سے روشن ہوتی ہے جب اور بصیرت کو آگہی عطا ہو جائے گی یہ بغیر روشنی کے روشن ہو جائے گی۔

دوسرا خواب: اس کی تعبیر یہ ہے کہ پہلی خواب کی شہادت ہوئی ہے۔ ماسوا اللہ کے اگر

روشنی نظر آئے تو اس کی حقیقت کسب ہوتی ہے جواب حال ہے۔ اس کے بعد جو ہوگا۔ یہ تختی پر اللہ کا نام لکھا ہوگا جس پر وہ روشن ہو جائے گی تو پھر آنکھ بھی روشن ہو جائے گی پھر دوسری کسی روشنی کی ضرورت نہیں رہے گی اور جتنی روشنیاں ہیں وہ کسب کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور یہ وقتی ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی عطا ہوتی ہے وہ دائمی ہوتی ہے۔

تیسرا خواب: جو بندے اللہ کی منزل کے قریب چلے جاتے ہیں اسے دو مینار سامنے نظر آتے ہیں۔ ایک مینار کی حقیقت دین ہے اور دوسرے کی دنیا۔ دونوں کی حقیقت ایک ہے جب ایک روشنی نظر آتی ہے جس کی دنیا کا دین بن جاتا ہے اسے ایک روشنی نظر آتی ہے جس کے پاس دنیا کا مینار نظر آتا ہے روشنی کا حق نور سے بھی دیا جاتا ہے۔ مگر اس کی روشنی اندھیرے میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

چوتھا خواب: دائیں ہاتھ کی حقیقت روشنی ہے اور بائیں ہاتھ کی حقیقت اندھیرا ہے۔ دائیں ہاتھ کی روشنی کی حقیقت نور ہے اور بائیں ہاتھ کی حقیقت اندھیرا۔ خواہش اور غرض و غایت ہے اس خواب کی تعبیر سے صاف روشنی ہوگی۔ اس کی حقیقت نور اور ہدایت ہے اور دنیا پر دین کو ترجیح دینے کا حق پہنچتا ہے۔

ایک سال پہلے خواب کی تعبیر:

غیر کی موجودگی میں بھی نماز کا اہتمام ہو جاتا ہے کیونکہ نیت خیر کی ہے روشنی ہی روشنی۔

سن لو۔ یہ تمام انبیاء مرسلین کے نور کے درجات معلوم دکھائی دیتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے نور کا رنگ جو ہے وہ پیلا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور کا رنگ انگوری ہے۔ سفید رنگ اللہ تعالیٰ کے نور کی نشانی ہے۔ اس طرح انبیاء اور مرسلین کے نور کے رنگ کی نشانیاں دکھائی گئی ہیں۔ نظر کے سامنے کوئی دیوار یا کوئی پردہ حائل نہیں ہوتا ہے۔ نظر اتنی تیز ہو جاتی ہے کہ اصل حقیقت پر نظر پہنچ جاتی ہے۔ کیوں نہ کسی مکان کے اندر ہو۔ جس کو مشاہدہ ہو رہا ہوتا

ہے اس کے جسم سے وہی جسم نکل کر سامنے جلوہ گری کرنے لگ جاتا ہے۔ پھر قول کیا ہوتا ہے۔
خود کو دیکھ کر خودی اچھلے اے مطلوبی چالے۔

حاصل: ہر وقت ذکر میں مشغول رہنا چاہیے اور درود پاک میں مصروف رہنا چاہیے۔

حضور پُر نور

لاہور

خواب

راولپنڈی　　　　۷۸۶　　　　26-اگست 1968ء

حضور پُرنور۔ قبلہ و کعبہ۔ ذات والا صفات۔ مدظلہ العالی۔ سلمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ

دست بستہ گزارش ہے کہ معاملہ یہاں حضور کی دعا سے بدستور اچھا ہے۔ کل حمید صاحب بھی آئے تھے اور ان سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔ جو پیغام آپ نے بھیجا تھا۔ اس پر عمل ہو رہا ہے۔ کل ایک مجلس خواجہ صاحب سکنہ درگاہ کے ہاں منعقد ہوئی۔ اور اس میں میں نے کرنل غلام رسول صاحب کو لے جانے کی کوشش کی۔ مگر دیری بوجہ کام کے پہنچ نہ سکے۔ آج کوشش ہے دونوں صاحب کی کہ قمر صاحب کو ملا جائے۔ جو مل گئے تو دوسرے خط میں لکھوں گا۔

ان کرنل صاحب کا تعارف آپ سے ہو چکا ہے۔ وہ آپ کے حضور تین دفعہ حاضر ہو چکے ہیں۔ ایک دفعہ چوہدری صاحب کے گھر۔ دوسری طرف کرنل مصطفیٰ صاحب کے گھر اور تیسری دفعہ غریب خانہ پر۔ آج کرنل صاحب دوکان پر آئے اور انہوں نے اپنا ایک خواب ظاہر کیا۔ جو کہ میں نیچے لکھ رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں۔

"کہ کل صبح نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد گھر واپس آ کر لیٹ گئے۔ فوراً نیند آ گئی۔ خواب میں انہوں نے دیکھا کہ کسی اور مقام پر ہیں جسے وہ اب بیان نہیں کر سکتے۔ وہاں انہوں نے خواب ہی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں کسی کے ذریعہ عرض کی کہ انہیں شرف ملاقات بخشی جائے۔ وہاں سے جواب آیا کہ میں ان کا کچھ نہیں۔ لیکن انہیں نہیں اپنایا یا الفاظ ممکن ہے کہ کچھ اور ہوں مگر مطلب یہی تھا۔ کرنل صاحب کہتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے۔ کہ میں نے رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک دیکھی مگر انہوں نے میری طرف نہیں

دیکھا۔ پھر وہ خواب ہی میں رونے لگ گئے۔ خواب ہی میں پھر انہوں نے دل کو تسلی دی کہ یہ خواب سچ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ آج کروڑوں مسلمان میرے جیسے گنہگار ہیں۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفیع المذنبین ہیں انہوں نے تو گنہگاروں کی شفاعت کرنی ہے۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ وہ ایک خواہ وہ نام کا ہی مسلمان کیوں نہ ہو اس سے منہ موڑ لیں۔"

میری اپنی دلی خواہش یہ تھی کہ یہ اپنوں میں شریک ہو جائیں اور آپ انہیں اپنا بنا لیں۔ غالباً آپ میرا اشارہ سمجھ گئے ہوں گے۔ ان کے لیے اور میرے لیے دعائے خیر کا مطلوب ہوں۔ دعا ہو کہ میں اور کرنل صاحب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مبارک سے مشرف ہوں۔ اور ان کی شفاعت وشفقت کا ہاتھ ہمارے سر پر ہو۔

یہ بھی معلوم ہو کہ آپ ہمارا کام کرا دیں گے۔ یہ کام حضور کے علاوہ اور کوئی نہیں سرانجام دے سکتا۔ پہلے بھی آپ سے ایسی خواہش کی تمنا کر چکا ہوں۔ کرنل صاحب کی بھی دلی خواہش یہی ہے آپ کے ہوتے ہوئے ہم دنیا میں اپنی خواہش کی تکمیل کے بغیر ہی ترستے رہیں۔ ہم دونوں پھر استدعا کرتے ہیں کہ ہماری تمنا آپ جیسے بھی ہو پوری کریں۔ صبر کی انتہا ہوتی ہے بات یاد آتی ہے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ ہم آپ سے عرض تمنا نہ کریں گے تو اور کس سے کریں گے۔

دعائے شوق۔ حضور کا خط آنے سے پہلے ہماری آرزو پوری ہو جائے۔

فقط

آپ کا غلام

جہانگیر علی

راولپنڈی

تعبیر خواب

یَا وَدُودُ بسم اللہ الرحمن الرحیم یَا وَدُودُ

نورِ والوں کا ڈیرہ پاک 4- ستمبر 1968ء

اخضری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت ڈاکٹر جہانگیر علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ سب کے لیے انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل و کرم کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے۔ آمین ثم آمین۔

تعبیر خواب: یہ خواب حقیقت ہے جو کرنل صاحب کو آئی ہے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اول ہیں اور پشت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ کی آخر ہے۔ یہی حکم ہوا ہے آپ کو۔ اول میں آپ کا کچھ نہیں۔ آخر میں آپ کا حصہ ہے۔ مثلاً انسان نے جس طرح اللہ تعالیٰ سے وعدہ کیا ہے ازل سے کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ تیرا رہوں اور تیرا ہو کر رہوں۔ اول میں اقرار ہے۔ وہی اقرار آخر میں عمل ہے۔ وہ قول ہے۔ آخر اعمال ہے۔ اعمال شاہد ہے قول کا حال بزرگانِ دین فرماتے ہیں۔ جس قول کا اعمال شاہد نہ ہو وہ سچا ثابت نہیں ہوتا۔ جس قول کا عمل جاری ہو جائے۔ قول کچھ نہیں رہتا۔ اعمال کچھ ہے کیونکہ قول کا اعمال شاہد ہے۔

حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک ہی دیکھ پاتا۔ یہ جنت کی نشانی ہے اور آخرت میں کامیابی کی نشانی ہے۔

اصلی خواب کی تعبیر یہ ہے کہ کرنل صاحب قرآن پاک کے مطابق خود ہو جائیں۔

قرآن پاک کو اپنے مطابق نہ بنائیں سب مقاموں پر۔ اور دین کی کتابوں کو دنیا کی کتابوں میں شامل نہ کریں۔

حاصل یہ ہے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت مبارک دیکھ پانی یہ کامیابی کی نشانی ہے۔ جسے اول عطا ہوتا ہے اسے آخر عطا ہوتا ہے۔ اور جسے آخر عطا ہوتا ہے اسے اول عطا ہوتا ہے۔

کرنل صاحب چاند کے ہر مہینے کی پانچ تاریخ کو چاول ابال کر دودھ اور میٹھا ڈال کر یا تو مسافروں کو کھلا سکیں، یا بچوں کو کھلا دیا کریں یا درویشوں کو کھلا دیا کریں جتنے بھی پکا سکیں۔ اتنے ہی ہر ماہ کی پانچ تاریخ کو پکا لیا کریں۔

اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے آمین ثم آمین۔

یہ خواب بڑی کامیابی کی ہے۔

سب نور والوں کی طرف سے سلام اور دعا۔ سب بچوں اور بچیوں کو پیار اور دعا۔

دستگیر میاں عالم صاحب کو سلام

حضور پُرنور

لاہور

خواب (1)

وہاڑی   28۔اپریل 1971ء

حضورِ پُرنور، من ناچیز و مسکین

السلام علیکم

آپ کی زیارت سے دل بہت ہی خوش ہوا تھا۔ الحمد للہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی مہربانی، بزرگوں کی دعا سے نصیب ہوا۔ آپ کے مبارک ہاتھوں کے ہار بندہ نے گھر پہنچتے ہی ایک ہار پیارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس کی تصویر پر لگا دیا۔ دوسرا جناب پیران پیر غوث الاعظم کے مزار اقدس کی تصویر پر۔ تیسرا سورہ یسٰین پر۔ چوتھا ایک ہی تصویر میں چار مزار ہیں۔ ایک کعبہ شریف، پیران پیر، داتا صاحب، خواجہ اجمیر رحمۃ اللہ علیہ پر ہار لگا دیا۔ ایک ہار خضر علیہ السلام کے پیارے نام کی تصویر پر لگا دیا۔ اس طرح سے بندہ نے گھر آ کر خوشی منائی۔ اللہ تعالیٰ یہ خوشی سب بزرگان دین کی خوشی خیال فرمائیں، آمین۔

بس حضور کے قدموں کی مٹی بن گیا ہوں۔ کہتے ہیں ایک چیونٹی کو جب اللہ کو دیکھنے کا شوق ہوا تو اس نے دربار الٰہی میں دعا کی۔ اس کی دعا قبول ہوئی اور غیب سے اُسے آواز آئی کہ بہت سے کبوتر تیرے پاس کھیت میں آئیں گے ان کے قدموں کو پکڑ لینا۔ تو تجھے اللہ کی زیارت ہو جائے گی۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اپنا مقصد پا لیا۔ ناچیز و مسکین، عاجز نے حضورِ پُرنور کے قدم مبارک پکڑے ہیں قدموں کی مٹی بن گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ضرور اپنی رحمت و کرم سے مہربانی فرمائیں گے۔ اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ○ (یہ الفاظ بندہ کو خواب میں آئے تھے)۔ ویسے قرآن شریف کے الفاظ ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں، کرتے ہیں۔ آپ کا پیارا ارشاد ہے کہ ہر حالت میں شکر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کے تقاضے ہوتے ہیں۔ دل و جان سے اللہ تعالیٰ کا

ہروقت شکر ہے۔

ایک خواب لاہور سے واپسی کے بعد پرسوں آیا تھا۔ پیشِ خدمت ہے۔

خواب میں ایک میدان میں بندہ کچھ زمیندار لوگوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ ایک آدمی سامنے بیٹھا گُو کی طرح کوئی میٹھی چیز کھا رہا تھا۔ اتنے میں پاس ہی اونچائی پر ایک مزار نظر آیا، بندہ بھی اس کی طرف آیا۔ مزار کے دروازہ کے باہر ایک جگہ پر ٹھہر گیا اور لوگوں میں بیٹھ کر تلاوت کرنے لگ گیا۔ کہ پاس سے عورتیں وغیرہ پہلے مزار میں جا رہی تھیں۔ پھر بندہ بھی گیا۔ اندر سے میدان کافی بڑا تھا اور بائیں ہاتھ پر مزار تھا۔ مزار کے تین طرف سیڑھیاں دائرہ کی شکل میں چار پانچ چکر میں ہی تھیں۔ جوتے ان سیڑھیوں پر رکھ کر بندہ نے مزار کے پایہ کو بوسہ دیا اور رو کر دعا مانگی کہ یا اللہ پیارے حبیب کی امت کو بخش دے۔ اسی دعا کا میں نے اُس اہلِ مزار بزرگ کو کہا کہ دعا فرمایئے۔ بس یہ پیاری خواب مزار کی آئی تھی۔ پیشِ خدمت ہے۔ ہروقت خیال حضورِ پُرنور کی طرف ہی رہتا ہے۔ پیارا ورد یَا وَدُوْدُ کا ورد جاری ہے۔ درود شریف بھی جاری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ بندہ کی طرف سے تمام نور والوں کی خدمت میں سلام علیکم قبول ہو۔ حضورِ پُرنور بندہ سے ہمیشہ راضی و خوش رہیں۔ بس یہی بہت ہے۔

آپ کے قدموں کی خاک

محمد افضل

وہاڑی

خواب (2)

وہاڑی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ 8۔ مئی 1971ء

حضور پُرنور، من ناچیز

السلام علیکم

دل حضور کی یاد سے خوش ہو رہا تھا۔ اس لیے خط لکھنے بیٹھ گیا کہ اب حضور پُرنور کے تصور میں ہی بندہ ہر وقت رہتا ہے۔

الحمدللہ، یہ سب کرم نوازیاں اس رحیم و کریم اللہ تعالیٰ کی ہی ہیں کہ آپ جیسی نیک ہستی کے قدموں کی مٹی بننا نصیب ہوئی۔ ورنہ اپنی تو یہ حالت ہے کہ چہ نسبت خاک را با عالمِ پاک۔ اسی سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوفٌ الرَّحِيمُ ○ اور پھر اب تو یَا وَدُوْدُ کا ذکر مبارک بھی آپ کے توسط سے اور اللہ کی رحمت سے نصیب ہو گیا۔ بس یہ اس عاجز و مسکین کے لیے بہت ہی بڑی خوش نصیبی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک راہ پر چلتے ہوئے جس پر کہ شیطان لعین بھی دو قدم آگے ہو کر راستہ روکتا ہے۔ اپنی رحمت کے صدقے قدم قدم پر کامیابی عطا فرمائے، آمین۔ ایک خواب جمعہ کی رات کو آیا تھا پیشِ خدمت ہے۔ عقل حیران ہے اللہ تعالیٰ نے رات کو کیسے پیدا فرمایا پھر نیند جو کہ موت کی بہن ہے اس کو پیدا فرمایا اور پھر نیند میں خواب پیدا فرمائے آگاہی کے لیے سبحان اللہ، سمندر کے سمندر سیاہی کے اللہ تعالیٰ کی تعریف میں لکھ دیے جائیں۔ سمندر ختم لیکن اللہ کی تعریفیں پھر بھی ختم نہ ہوں گی۔ خواب پیشِ خدمت ہے۔

ایک سڑک پر آمنے سامنے خوبصورت اونچی سیڑھیوں والے مکان یا دربار دیکھے۔ خیال تھا کہ مزار ہیں لیکن مزار نظر نہیں آیا۔ بندہ دائیں طرف والے اونچے سے دربار میں گیا وہاں ایک مولوی صاحب کو دیکھا جو کہ یہاں وہاڑی کا ہی رہنے والا ہے اور پاس ہی ایک آدمی نماز

پڑھ رہا تھا۔ پھر بندہ تھوڑا اور آگے گیا تو ایک آدمی نے یہ کہا کہ تین بار ایک مزار پر اور دو بار ایک مزار پر چڑھ جانا اور پھر تم کو "القاب" مل جائے گا۔ اس پر بندہ نے اس کو جواب دیا۔ کہ اپنے پیارے مرشد کی اجازت کے بغیر میں ہار نہیں چڑھا سکتا اور پھر بندہ نے دیکھا کہ زمین پر پنسل کے نشان سے ہی دریا کا نقشہ بن گیا پانی نہیں تھا صرف زمین پر پنسل سے دریا کا نقشہ چھاپ دیا گیا اور اس آدمی نے کہا کہ ٹھیک ہے کہ تم مرشد کی اجازت کے بغیر ہار نہیں چڑھا سکتے" لیکن یہ دریائے عشق ہے" بعد میں بندہ نے ایک جماعت کے ساتھ نماز بھی پڑھی اور سجدہ تلاوت کی آیت پر امام صاحب نے اللہ اکبر کہنے کی بجائے الحمدللہ کہہ کر سجدہ کیا اور بندہ نے اللہ اکبر کہہ کر سجدہ کیا۔ پھر پاس ہی جب اس آدمی نے کہا کہ یہ دریائے عشق ہے۔ بندہ نے آنکھ لگا کر پاس ہی دیکھا کہ ایک بڑا سا سفید رنگ کا بلا بیٹھا ہے اور اس کے سامنے چھوٹی چھوٹی بلیاں آ کر اپنی گردن اس کے منہ میں دے کر جان ختم کر کے قربان ہو گئیں۔ پانچ یا چھ بلیاں تھیں۔ پھر ایک بڑے قد والی سفید رنگ کی بلی آئی جو اس بلے کی ہی بلی تھی۔ اس کی گردن پر منہ رکھ کر ختم کرنے کی بجائے وہ بلا اس سے پیار کرنے لگ گیا اور پھر دور اپنی پیٹھ کے پیچھے بندہ نے انسانی بچوں کی ایک جماعت جاتے ہوئے دیکھی۔ بس یہ ہی خواب تھی اور شاید اس دربار میں دو بزرگ بھی بندہ نے دیکھے تھے لیکن ان کا نقشہ تھوڑا سا یاد ہے۔ حضور پُرنور اس خواب کی تعبیر ارشاد فرمائیں جو کہ ہار کے بارے میں آیا ہے تا کہ بندہ تعمیل کرے۔ حضور پُرنور کا دربار اور چہرہ مبارک آنکھوں کے سامنے ہر وقت رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے۔ إِنَّ اللّٰهَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ بندہ سے خط لکھنے میں کوئی غلطی ہوئی ہو تو معافی عطا فرمائیں۔ بندہ کی طرف سے حضور پُرنور و تمام نور والوں کی خدمتِ اقدس میں السلام علیکم قبول ہو۔

والسلام

عاجز و مسکین

محمد افضل، وہاڑی، ضلع ملتان

تعبیر خواب

یَاوَدُوْدُ بسم اللہ الرحمن الرحیم یَاوَدُوْدُ

نوروالوں کا ڈیرہ پاک

ظفری روڈ۔ نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت محمد افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔

(1) تعبیر خواب: جو انسان آپ نے بیٹھے ہوئے دیکھے اور کوئی میٹھی چیز کھا رہے تھے.........سُن لو۔ میٹھی چیز اُس وقت ہی کھائی جاتی ہے جب کوئی خوشنودی کا مقام ہو۔ مزار پر جو آپ نے دعا مانگی اور دعا کرائی.........انشاءاللہ وہ دعا آپ کی قبول ہوگئی اور مقبول ہوگئی۔

(2) تعبیر خواب: دریائے عشق کا عنوان رکھا گیا ہے مبارک ہو آپ کو تصرف جاری ہو جائے گا۔ اس وقت دریائے عشق خشک نہیں ہوگا۔ عنوان کی حقیقت نقشہ ہے۔ نقشے میں سب صورتیں موجود ہوتی ہیں۔ اُس حال پر مقصود نہیں ہوتا۔ مقصود تصرف جاری ہو تو پھر ہوتا ہے۔ انشاءاللہ وہ بھی حال آ جائے گا۔

دریائے عشق کے تین مقام ہیں۔ شریعت کی رو سے پاکی ہے۔ طریقت کی رو سے پاکی ہے اور حقیقت کی رو سے پاکی ہے۔ یہ خواب بہت اچھی آئی ہے۔ انشاءاللہ اس کا بہت جلد وصول بھی ہو جائے گا۔

سب اللہ والے ماموں کا نجن شریف تشریف لائے ہوئے ہیں۔ دو تین دن قیام

کرنے کے بعد واپس لاہور تشریف لے جاویں گے۔

اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، آمین۔ سب نور والوں کی طرف سے سلام، بچوں کو پیار۔

حضور پُرنور

ماموں کانجن شریف

خواب

ملتان   30۔اپریل 1971ء

بحضور قبلہ سائیں صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ :۔

قدم بوسی کے بعد عرض ہے کہ سب سے چھوٹے بچے فضل قادر کو خسرہ نکلا ہوا ہے۔ شدید تکلیف ہے پہلے دو بچیوں کو نکلا تھا وہ تو ٹھیک ہو گیا ہے۔ فضل قادر کے لیے دعائے خاص فرمائی جائے۔

چار پانچ روز ہوئے رات کے آخری پہر میں ایک خواب دیکھا گیا۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

ایک بہت بڑا طوفان آیا ہے کافی بربادیاں ہوئیں اپنی بیوی اور بڑے لڑکے فضل اللہ کو دیکھا۔ بیوی سے دوسرے بچوں کے بارے میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ باقی تمام بچے لاپتہ ہیں یا پھر زندہ نہیں بچے۔ اس خواب کی تعبیر یا کوئی عمل تحریر فرمادیں۔ جس روز سے یہ خواب دیکھا ہے طبیعت کچھ بوجھل سی ہے۔ باقی پروگرام سے بھی مطلع فرمائیں۔

حضور کا غلام

عبدالمجید، ریلوے کنٹریکٹر

باغ بیگی، ملتان شہر

تعبیر خواب

یَاوَدُودُ　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　یَاوَدُودُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک　　　18-مئی 1971ء

افتخاری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے میاں عبدالمجید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ تفصیلی خط آپ کو اس لیے نہیں لکھا کہ سب بزرگانِ دین صادق آباد تشریف لے گئے تھے اور آپ کو بھی پروگرام کی اطلاع دی تھی تاکہ آپ بھی بزرگانِ دین کو شرفِ ملاقات بخشتے اور ساتھ ہی تشریف لے چلتے، اور آپ نے لاہور آنے کا کہا تھا، اور وہ بھی آپ نہ آ سکے۔ اللہ کو ایسا ہی منظور تھا۔ کسی بچے کو ٹائیفائڈ بخار ہو، یا خسرہ ہو، یا لونگ جھڑا ہو اس کے لیے خمیرہ مروارید اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ عرق گاؤزبان کے ساتھ دینا چاہیے اور خوراک کے طور پر صرف دودھ سوڈا دیا جائے۔ اور انگور کا پانی بھی دیا کریں اور جتنے علاج ہیں وہ بہت طویل ہیں اور خطرے سے بھی خالی نہیں۔ یہی صرف ایک علاج ایسا ہے جو بے خطر ہے اور بھی سب بیماریوں کے لیے خمیرہ مروارید، اکسیر کا حکم رکھتا ہے جو بخار کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔

ملیریا بخار میں انار کا شربت اللہ کے فضل سے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ ملیریا میں اگر کھانسی ہو تو قندھاری انار نہیں دینا چاہیے۔ بیدانہ انار دینا چاہیے۔ اس خط کو پروگرام کی طرح رکھو اپنے پاس، جب کوئی بیمار ہو تو اس صورت سے جو بیان کی گئی ہے۔ عمل کیا جاوے انشاء اللہ بیمار تندرست ہو جائے گا۔

نوٹ: فضل احمد کے نام کا بکرا جلد دے دیا جائے گا، دربار پاک پر جو بھی پیسے خرچ ہوں گے وہ آپ کو لکھ کر بھیج دیں گے۔

تعبیر خواب اور شہادت:۔

1- عام لوگ خواب کی تعبیر کتاب اور شنید سے بتاتے ہیں۔ اُن کا نہ کوئی خواب سے تعلق ہوتا ہے اور نہ جسے خواب آئے اس سے کوئی تعلق ہوتا ہے۔ کتاب اور شنید سے جو لوگ بتاتے ہیں ان کے علم کا کسب سے تعلق ہوتا ہے۔

2- ولی جو لوح و قلم پر لکھا ہوا ہو وہ بتاتے ہیں، خواب کی تعبیر۔

3- محبوبوں کو یہ اجازت ہے جو اس کے لیے لکھا ہوا ہے۔ چاہو تو یہی رہنے دو، ورنہ عنوان بدل دو۔

یاد رکھو۔ جس کا عنوان بدل دیا جاتا ہے۔ تصرف جب بھی ہوتا ہے عنوان پر ہوتا ہے۔ صاحب حال جب عنوان بدل دیتے ہیں، اللہ کی طرف سے اُس پر تصرف شروع ہو جاتا ہے۔ اس حال پر جناب غوث پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

لکھیاں لوح قلم دیاں بھالاں
ہر دیاں آئیاں میں ہی تالاں
ہتھ وچ میرے لکھن پونجن
میں مالک قلم سیاہی دا

سن لو صاحبو۔ لوح و قلم پر جو لکھا ہوا ہے وہ محبوبوں اور ولیوں کے لیے لکھا ہوا ہے۔ وہ وہاں سے بھال کر انسانوں کی تقدیر کو بدل دیتے ہیں۔ اس حال پر حضرت احمد رضا صاحب کیا فرماتے ہیں۔

نعمتیں بانٹتا جس طرح وہ ذی شان گیا
ساتھ ہی منشی رحمت کا قلمدان گیا

محبوبوں اور محبوں کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

سن لو صاحبو! یہ علم وہبی ہے، کسبی نہیں ہے۔

تعبیر خواب: ایک بکرا یا چھترا افضل احمد کے نام دیا جائے، اور ایک بکرا یا چھترا افضل احمد کی والدہ کے نام کا دیا جائے۔ اس طرح باقی بچوں کے نام کا ایک ایک بکرا دیا جائے۔

نوٹ برائے قارئین: یہاں پر بچوں کے نام ذاتی ہیں لہٰذا حذف کیے جاتے ہیں، مرتبین۔

رنگ کی کوئی شرط نہیں ہے۔ بے داغ ہونا چاہیے۔ اچھا سے اچھا ہونا چاہیے۔ ایک ایک کر کے دیا جائے ایک ایک نام کا، اور چاند کی پانچ تاریخ کو دیا جائے یا چاند کی گیارہ تاریخ کو دیا جائے یا چاند کی سترہ تاریخ کو دیا جائے یا چاند کی اکیس تاریخ کو دیا جائے اور یہ بزرگانِ دین کے دربار پر دیا جائے۔ لاہور دربار پاک پر آپ آ سکیں تو آپ آ کر دے دیویں۔ اگر آپ نہ آ سکو جس کے نام کا دینا ہو اس کا نام لکھ کر بھیج دو اور پیسے بھیج دیں اسی کے نام کی قربانی شکریے کے طور پر دی جائے گی۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں انشاءاللہ اور کرتے رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، سب صاحبزادوں اور سب صاحبزادیوں کو دعا اور پیارے۔ سب نور والوں کی طرف سے سلام۔

حضورِ پُرنور

لاہور

خواب

سٹوڈنٹ یونین　　　　3- مئی 1971ء

ویسٹ پاکستان کالج آف ٹیکسٹائل ٹیکنالوجی، لائلپور

حضور پُر نور پیر اکمل پیر کامل قطب عالم جناب فضل شاہ صاحب دائم اقبالہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

سب سے پہلے بندہ معذرت خواہ ہے کہ عرصۂ دراز کے بعد یہ چند الفاظ آپ کی خدمتِ اقدس میں پیش کر رہا ہے۔ اپنی کوتاہی، غفلت اور کاہلی کی وجہ سے خط ارسال نہیں کر سکا اور نہ ہی آج تک آپ کے کسی حکم کی تکمیل کر سکا۔ ہم سٹوڈنٹ لوگ کچھ زیادہ ہی گستاخ اور گناہ گار ہوتے ہیں۔ بس یہی ایک ڈر ہے جس کی وجہ سے میں حاضر ہونے سے قاصر رہا۔ نہ اللہ والوں کی محفل کبھی دیکھی نہ آداب سیکھے۔ اور نہ ہی کوئی علم ہے۔ جب کبھی دل نے آپ کو ملنا چاہا تو یہی خیال ذہن میں کھٹکتا رہا کہ کیسے جائیں کس منہ سے جائیں۔ اور کس زبان سے بات کریں کس نگاہ سے اس نورانی چہرہ کو دیکھیں۔ زندگی دن بدن تاریکیوں، ذلتوں اور اندھیروں میں گم ہوتی جا رہی ہے۔ مگر ہماری وہی بے ڈھنگی چال ہے۔ دل پر کسی چیز کا کوئی اثر ہی نہیں۔ پتھر سے بھی بدتر ہو چکا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مقدر میں ہی کچھ نہیں لکھا۔ حضور میں کیا کروں۔ ایسی چیز کوئی نظر نہیں آتی جس سے آئندہ کوئی حوصلہ افزائی ہو۔ کوئی خواب اچھا نہیں ہوتا۔ ورنہ بعض بچے ایسے ہوتے ہیں اور ہیں کہ جن کو شروع ہی سے خوابوں میں بزرگوں کی زیارت ہو جاتی ہے۔ اور ان کے لیے کوئی راہ نکل پڑتی ہے۔ میرے لیے آج تک کوئی ایسی راہ نہیں نکلی۔ اس طرح انسان کے دل میں شوق پیدا ہو جاتا ہے۔ اور وہ دل و جان سے اسی لائن پر چلنا شروع کر دیتا ہے۔ حضور التجا ہے کہ میرے لیے دعا کریں۔ اگر آپ دل سے دعا دے دیں تو بیڑا پار

ہے۔ کسی چیز کی ضرورت نہیں رہتی۔ آج سے ڈیڑھ سال (تقریباً) پہلے کا واقعہ ہے کہ رات کے پچھلے حصہ کا عمل تھا کہ مجھے یہ خواب آیا۔

آسمان پر چاند نظر آ رہا ہے مگر جلدی میں وہ چھپ گیا اور چھپا بھی ایسے کہ جیسے بھاگ کر کوئی چیز چھپ جاتی ہے۔ پھر ایک شور اٹھا کہ جیسے لوگ کہہ رہے ہوں کہ قیامت آ گئی۔ بس ایسا محسوس ہوا کہ کسی نے تمام زمین و آسمان کا بوجھ میرے سر پر رکھ دیا ہو اور میری زبان سے صرف یہ نکل سکا کہ اے اللہ میں نے تو ابھی کوئی بھی عمل نہیں کیا۔ میرے پاس ہے کیا کہ قیامت آ گئی ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ عرض ہے کہ اس کی تعبیر تحریر فرمائیں۔ بندہ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد حاضرِ خدمت ہو گا۔ حاضری دینے کے لائق نہیں مگر بندہ حضور سے گزشتہ کوتاہیوں کی تلافی کا خواستگار ہے۔ اور اپنی غفلت اور سستی پر نالاں ہے۔ اگر آپ اجازت بخشیں تو بندہ حاضر ہو جائے گا اگر قبول فرمالیں۔ تو مجھے اور کیا چاہیے۔ اگر حضور آپ نے ہی دھتکار دیا۔ تو میرا کوئی اور ٹھکانہ نہ ہو گا۔ حضور عرض ہے، التجا ہے، گذارش و درخواست ہے ایک روسیاہ کی، ایک گناہ گار کی، ایک گستاخ کی، ایک بے سہارا کی، ایک لاوارث کی، ایک پاپی کی، ایک بدقسمت اور ذلیل کی۔ اگر قبول ہو جائے تو پھر میری زندگی میں بھی بہار آ سکتی ہے۔ میں نے دیکھا کہ آپ کے در اقدس سے ہزاروں لوگ فیض یاب ہو رہے ہیں۔ میرے بدنصیب کے لیے ہی کچھ نہیں کہ جس سے میرے دل پر اثر ہو۔ اور اپنی راہیں بدل جائیں۔ زندگی میں ایک انقلاب آ جائے۔ حضور رحم رحم کیجیے۔ ورنہ ساری عمر کے لیے ایک بدنصیب اندھیروں میں بھٹکتا رہے گا۔ عاجزانہ سلام عرض کرتا ہوں۔ تمام اللہ والوں کی خدمتِ عالیہ میں سلام عرض ہے۔

فقط

آپ کا ٹھکرایا ہوا

محمد اصغر

تعبیر خواب

یَاوَدُودُ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَاوَدُودُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک — 18- مئی 1971ء

ظفری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت محمد اصغر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ روح کو راحت، قلب کو قرار اور آنکھوں کو ٹھنڈک سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔

سن لو! اللہ تعالیٰ نے مقدر میں بھلائی لکھی ہے۔ انسان کے راستے دونوں رکھے ہیں اللہ تعالیٰ نے بھلائی اور برائی کے۔

بھلائی کا امر دیا ہے اور برائی سے منع کیا ہے۔ اس میں بہت بڑا راز رکھا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے۔ بھلائی کے ساتھ اگر برائی نہ رکھی جاتی تو درجات اور بلندیاں سب ختم ہو جاتیں۔ یہ بھی سن لو صاحبو! فرشتے کے ساتھ کوئی برائی نہیں ہے اس لیے کوئی درجات اور بلندی نہیں ہے۔ انسان جب برائی سے پرہیز کرتا ہے اور بھلائی کے لیے تیار رہتا ہے۔ تو اُسے دنیا میں بھی بلندی اور درجات عطا ہوتے ہیں اور دین میں بھی۔

درجات اور بلندی کو ہی مقدر کہا جاتا ہے۔ دین کے درجات اور بلندی ہو تو حزن وملال نہیں ہوتا۔ دنیا کے درجات اور بلندی ہو تو حزن وملال بھی ہوتا ہے اور مصائب و آلام بھی ہوتے ہیں۔

تعبیر خواب:- آپ کے وجود میں جب حقیقت کی جھلک آتی ہے تو وہاں دنیا کی تعمیر شروع ہو جاتی ہے۔ دنیا کی تعمیر کی حقیقت تجویز ہے۔ جہاں تجویز آ جاتی ہے وہاں حقیقت کی

روشنی سے انسان جلدی اوجھل ہو جاتا ہے۔ اس حال میں کیا کرنا چاہیے؟ ذکر کرو اللہ تعالیٰ کے نام کا یَا وَدُوْدُ یَا وَدُوْدُ اور درود پاک میں مصروف رہو۔

ذکر کرنے والے کا اللہ تعالیٰ نے ذمہ لیا ہوا ہے۔ ذکر کرنے والے کو حزن و ملال نہیں ہوگا حال پر۔ انعام والی جماعت میں شمار ہونا چاہتے ہو تو صلوٰۃ وسلام اور درود پاک کو جاری اور ساری رکھو۔ اور صاحب انعام کو ملنے کی تمنا رکھو۔ یہ بھی یاد رکھو میل کے وقت کوتاہیوں کو نہیں دیکھنا چاہیے ورنہ راستے میں رہ جاتا ہے انسان۔ اور میل سے پہلے یہ پڑھنا چاہتے

ساڈیاں کیتیاں دل نہ جا سائیاں
ساڈے وانگ کوئی خطا کار ناہیں
کر فضل تے فضل ہے کار تری
تیرے فضل باجھوں بیڑا پار ناہیں

اللہ کے پیارے حضرت محمد اصغر تحت لب۔ سُن لو! جس وقت موقع ملے دربار پاک پر تشریف لاویں۔ سب اللہ والے صادق آباد سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ سب اللہ والے آپ کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ آنے پر آپ کا نام بھی تبدیل کیا جائے گا کیونکہ آپ کا نام تبدیل کرنا ضروری ہے۔ سب نوو الوں کی طرف سے سلام۔

حضور پُرنور

لاہور

خواب (1)

۱۸۶ ے

وہاڑی   7-جون 1971ء

حضورِ پُر نور، من ناچیز و مسکین

السلام علیکم

خط لکھنے کی خواہش ہر وقت ہی رہتی ہے۔ کہ اب اپنی زندگی آپ کی مقدس رہبری میں گزار کر پھر دارِ فنا کو جانا ہے۔ قبر کا نقشہ ہر وقت آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ عارضی سی زندگی ہے۔ ہوشیاری سے انسان جتنی جلدی بھی جتنے زیادہ اعمال ہو سکیں جمع کر کے گٹھڑیاں باندھ لے، اچھا ہے۔ آپ کے وسیلے سے پیارا ورد یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ اللہ کی رحمت سے نصیب ہوا۔ الحمد للہ خواب تین عدد آئے تھے، پیشِ خدمت ہیں۔

(1) دوپہر کا وقت سوتے ہی خواب آیا کہ ہمارے دفتر کے ایک افسر جن کا نام قادری صاحب ہے۔ وہ میرا امتحان حساب کا لے رہے ہیں اور بندہ نے پرچہ حساب کا حل کر کے کاپی ان کو دے دی تو (500) پانچ سو نمبر کا پرچہ تھا اور (500) پانچ سو نمبر پورے ہی مجھے دیے گئے۔

(2) یہ خواب دو دفعہ آئی ہے۔ آسمان پر پہلے ایسی روشنی نظر آئی جیسے انسان آنکھ جھپکتا ہے اس طرح سے روشنی جھپک جھپک کر آسمان پر نظر آ رہی ہے اور پھر ایک موٹا سا ستارہ ایک لکیر روشنی کی کھینچ کر غائب ہو گیا یہ خواب دو دفعہ آئی تھی۔

(3) آج رات یہ خواب آئی ہے کہ ایک چارپائی پر کھڑے ہو کر میرے ساتھ دو اور آدمی نماز پڑھ رہے تھے۔ غالباً ایک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے دوسرے کوئی اور صاحب تھے۔ آپ صحیح چہرہ مبارک اور جسم مبارک میں نہ تھے۔ بلکہ کہنے والے سے یہ مجھے محسوس ہوا کہ

حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اور تیسرا آدمی بھی نماز چارپائی پر کھڑے ہو کر پڑھنے لگے تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ساتھ والے آدمی کو کہو کہ "ق" یعنی "ق" کی تسبیح ایسے پڑھنی ہے کہ پیٹ اور پیٹ کے نچلے حصے سے "ق" کا ذکر کیا جائے۔ پھر ایک اور لفظ بھی بتایا گیا کہ یہ لفظ پیٹ سے اوپر والے حصے یعنی سینہ سے نکلے یہ لفظ مجھے یاد نہیں رہا۔ بس یہ ہی خواب آئی تھیں۔

قبل ازیں حضور پُرنور کی خدمت میں ایک خواب لکھ کر پیش کیا تھا۔ تین بار ایک مزار پر اور دو بار ایک مزار پر چڑھانے سے "القاب" القاب مل جائے گا۔ بندہ ناچیز خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ جیسی بزرگ ہستی کے ذریعے رہنمائی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ، پیارے حبیب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام بزرگانِ دین اس عاجز و مسکین سے ہمیشہ راضی و خوش رہیں۔ بس یہی بندہ کی دعا ہے۔ پیارا یَاوَدُوْدُ ورد ہو رہا ہے۔

حضور بہت ہی یاد آتے ہیں۔ خط میں کوئی غلطی ہو تو معافی عطا فرما دیں، تمام نور والوں کی خدمت میں سلام۔

آپ کے مبارک قدموں کی مٹی

والسلام

افضل

وہاڑی ضلع ملتان

خواب (2)

۸۶

وہاڑی 25-جون 1971ء

حضورِ پُرنور، من عاجز و مسکین

السلام علیکم

دل ہر وقت حضورِ پُرنور سے ملاقات کرنے کو چاہتا ہے اور خط کے ذریعے ہی ملاقات کا مقصد باتیں کر کے پورا کرتا ہوں کہ دفتر کے کاموں کی مجبوری ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے لطف و کرم سے حضور کو خط لکھنے کی استطاعت اس ناچیز بندہ کو نصیب فرمائی، الحمد للہ۔

ایک خواب آج جمعہ کی مبارک رات کو آئی ہے۔ پیشِ خدمت ہے۔ ایک مکان بڑا سا دیکھا۔ شاید بحری جہاز میں سفر تھا اور بڑا کمرہ جہاز کا تھا اور سفرِ حج مبارک کا تھا۔ بہر حال ایک کمرہ میں ایک بزرگ کو دیکھا سب لوگ ان سے ملاقات کر رہے تھے۔ بندہ بھی ملاقات کے لیے گیا۔ ملاقات کے ساتھ ہی وہ بزرگ ہر ایک کو قراقلی ٹوپی بھورے رنگ کی دے رہے تھے۔ مجھے بھی انہوں نے ایک قراقلی ٹوپی سیاہ رنگ کی دی جو کافی کھلی اور بڑی تھی۔ بندہ نے سر پر پہن لی اور دل میں یہ خواہش تھی کہ مجھے بھی بھورے رنگ کی ٹوپی ملتی۔ لیکن مجھے کالی ٹوپی (قراقلی ٹوپی) دی گئی اور بندہ نے پہن لی پھر اس بزرگ کے سامنے ہر کوئی دعا بھی کرا رہا تھا۔ بندہ نے یہ دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرائے۔ اس کے بعد آگے ایک اور کمرہ میں ایک جنگل نما جگہ دیکھی۔ اس کے اندر ایک روپے والے نوٹ بے شمار پڑے ہوئے تھے۔ یہ جنگل نما جگہ اور روپے کے نوٹ کا خیال ہے کہ یہ بھی بندہ نے دیکھے تھے۔ خواب کی بات ہے کچھ بھول بھی رہا ہوں۔ اس لیے دل و دماغ ہی یہ کہہ رہے ہیں کہ جنگل نما جگہ اور اس کے اندر روپے کے

نوٹ بھی پڑے دیکھے ہیں۔ بس یہ خواب آئی تھی پیش خدمت ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے اپنے رحم وکرم سے، آمین۔

حضور پُرنور راضی وخوش رہیں۔ اس ناچیز کے لیے یہ ہی سب کچھ ہے۔ خط میں کوئی غلطی ہوئی ہو تو معافی عطا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام بزرگانِ دین اس مسکین سے ہمیشہ راضی وخوش رہیں۔ بس یہ ہی آرزو ہے، آمین۔ کمترین کی طرف سے تمام نور والوں کی خدمت اقدس میں السلام علیکم قبول ہو۔

والسلام

آپ کے مبارک قدموں کی مٹی

افضل

وہاڑی ضلع ملتان

خواب (3)

۷۸۶

وہاڑی 8-جولائی 1971ء

حضورِ پُرنور، من مسکین

السلام علیکم ۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جس نے اس ناچیز کو حضورِ پُرنور کو خط لکھنے کی سعادت نصیب فرمائی ۔ تین چار دن گزر گئے ہیں کہ ایک خواب آئی تھی اور اس میں ایک بزرگ نظر آئے تھے کہ ان کی آنکھیں کافی روشن تھیں ۔ بندہ نے اس بزرگ کو کہا کہ آپ کی آنکھوں کی روشنی اور چمک یہ بتا رہی ہے کہ آپ کا قلب جاری ہے اور اللہ کا ذکر کرتا ہے ہر وقت اور آج رات ایک خواب آئی کہ گاؤں میں بندہ اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھا تھا جو کہ برات پر کہیں جا رہا تھا اور پھر برات والے سنہرے رنگ کی قمیض یا واسکٹ پہنے سامنے سے گزرے پھر بندہ کے سامنے ایک نابینا آدمی نظر آیا ۔ بندہ نے اس کو پکڑ کر زینے سے نیچے اتارا اور پھر آگے ایک شاید مسجد تھی اس میں تین بزرگ بیٹھے تھے ایک بہت کمزور تھے اور بندہ کو دیکھ رہے تھے وہ کمزور بزرگ اور پھر بندہ تھوڑا آگے گیا ۔ دس پندرہ قدم تو ایک جگہ پر ایک آٹھ نو فٹ قد کا پودا دیکھا جس کے ساتھ سفید رنگ کا گلاب کا خوبصورت پھول لگا ہوا تھا ۔

پھر ایک اور خواب آج کی رات آئی ۔ حضورِ پُرنور کو ایک کمرے میں بیٹھے دیکھا ، دل بہت خوش ہوا ۔ قریب گیا تو حضور نے گزشتہ میری خواب جو کہ بندہ کو کالے رنگ کی ٹوپی پہنائی گئی تھی ۔ اس کا ذکر حضورِ پُرنور نے حقیقت کھولنے کے لیے کیا لیکن آواز مدھم ہونے کی وجہ سے سمجھ نہ آئی اور صرف حضورِ پُرنور کا ایک لفظ سمجھ آیا " کوشش " کوشش کرنا چاہیے پاس ہی کچھ بچے بیٹھے تھے ۔ بندہ نے ان میں سولہ نیڈی پیسے تقسیم کیے کہ یہاں پر شور نہ کریں ۔ حضورِ پُرنور کے پاس اور

پیسے لے کر چلے جائیں۔ پھر پاس ہی ایک جگہ پر کوڑا کرکٹ جس میں سے دو بچے بھی اور بندہ بھی ٹیڈی پیسے نکالنے لگے۔ بس یہ ہی خواب تھی حضور پُرنور کی زیارت خواب سے دل بہت خوش ہوا۔ پیارے مرشد صاحب کا مبارک چہرہ اللہ تعالیٰ ہروقت آنکھوں کے سامنے رکھے، آمین

بچے گوجرانوالہ دو ماہ کی چھٹیاں گزارنے گئے ہوئے ہیں۔ چھوٹی بچی سے بہت پیار ہے۔ اس لیے دل پریشان سا ہے۔ چھوٹے بچے بھی یَا وَدُوْدُ کا ورد اور درود شریف پڑھتے ہیں۔ پرسوں کھڑے ہو کر یَاوَدُوْدُ پڑھتے ہوئے بندہ کی آنکھ نیند کے غلبہ سے لگ گئی اور پھر اسی طرح کھڑے ہو کر ہاتھ میں تسبیح لیے ہوئے، نیند میں دھکا گرنے کا لگا اور آنکھ کھل گئی اور مسکراہٹ آ گئی۔ شکر ہے اللہ تعالیٰ کا کہ ایسی اوا ذکر کی نصیب ہوگئی۔ یہ پیارا ذکر خیر بہت ہی پیارا لگتا ہے۔ انشاء اللہ اگلے ماہ بچوں سمیت حضور کی خدمت اقدس میں حاضری دوں گا۔

تمام نور والوں کی خدمتِ اقدس میں السلام علیکم قبول ہو۔

والسلام

آپ کے مبارک قدموں کی مٹی

محمد افضل

دہاڑی

تعبیر خواب

یَا وَدُوْدُ　　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　　یَا وَدُوْدُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک　　　12- جولائی 1971ء

اختری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت محمد افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔

1- تعبیر خواب :- اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ کامیابی آپ کو عطا کی ہے حال پر دُنیا میں یہ آ گئی ہوئی ہے۔ انشاء اللہ اس کا نتیجہ خیر ہوگا۔

2- "ستارے کا لکیر کھینچنا" اس کی تعبیر یہ ہے۔ نور اور ہدایت ہے اور وہ ستارہ مشعلِ راہ ہے۔

3- چار پائی کی حقیقت تخت ہے۔ تخت کی حقیقت تخت پوش ہے۔ "حضور پُرنور کے ساتھ نماز ادا کی۔" بزرگانِ دین کے ساتھ جو بندہ نماز ادا کر لیتا ہے اس کی نماز قبول ہو جاتی ہے۔ باقی نمازیں شکریے کے طور پر ادا کی جاتی ہیں۔ قبول ہو جانے کے بعد جو نماز ادا ہو جاتی ہے وہ نعمت بن جاتی ہے۔ شکریہ ادا نہ کیا جائے تو اس کی نعمت اللہ تعالیٰ کی طرف واپس چلی جاتی ہے۔ صرف چھلکا ہی انسان کے ہاتھ میں رہ جاتا ہے۔ اس لیے مبارک ہو آپ کی نماز قبول ہو گئی ہے۔ اس لیے شکریہ کی صورت سے ہر نماز کو خوشنودی سے گزارنا یہ بڑی نعمت ہے۔ ق کا لفظ اعمال کی صورت سے ہے وہ آپ کے آنے پر اس کا راز واضح کیا جائے گا۔

4- یہ خواب بڑی مبارک ہے۔ انشاء اللہ آپ کا حج قبول ہو گیا اور جانے کا بھی شرف عطا

ہوگا۔ کالے رنگ کی جو ٹوپی آپ کو بزرگانِ دین سے ملی ہے۔ کالے رنگ کو بزرگانِ دین پسند فرماتے ہیں۔ شریعت میں جائز ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ سر سے ننگے آپ کو نہیں رہنا چاہیے۔ حج کے بعد ایک کمرہ ایسا مل جائے گا۔ جس میں نوٹوں کی فراوانی ہوگی۔

-5 "بزرگ نظر آئے ان کی آنکھیں روشن تھیں۔" حقیقت یہ ہے کہ جس کا دل روشن ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی سن لو صاحبو۔ دل روشن اللہ کے ذکر سے ہوتا ہے۔ آنکھ روشن صلوٰۃ والسلام اور درود پاک جاری وساری رہنے سے ہوتی ہے۔

-6 اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ نابینا معذور ہوتا ہے۔ معذور آدمی کی مدد کیا کرو۔ بس سفید رنگ کے گلاب کے پھول لے کر کسی بزرگ کے مزار پر چڑھا دو۔

-7 کوشش کرنی چاہیے کہ کالے رنگ کی ٹوپی سر پر رکھنی چاہیے۔ بزرگانِ دین کی حال پر زیارت کرنی یہ حال کی شہادت ہے۔ پیسے جو بچوں کو دیئے اللہ کی راہ پر خرچ کرنے کی توفیق رکھنی چاہیے۔

سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے۔ بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے آمین ثم آمین۔

سب نور والوں کی طرف سے سلام بچوں کو پیار۔

حضورِ پُرنور

لاہور

خواب

۹۲/۸۶ء

کراچی 12-جون 1971ء

خدمت حضرت پیر و مرشد قبلہ و کعبہ مدظلہ عالی

بصد ادب قدم بوسی خدمت عالی جب کہ کمترین سرکار کی دعاؤں کی بدولت خیریت سے ہوں۔ حضور کی عافیت کا خواہاں، ایک عرصہ ہوا حضور کا شرف حاصل نہ کر سکا۔ کمترین فی الوقت روزگار سے کچھ پریشانی ہے۔ حضور کی دعا کی ضرورت ہے۔ یہ گنہگار بندہ ناچیز حضور سے عارض ہے کہ میری بھانجی اور بھانجہ، داماد جن کا نام حسب ذیل ہے وہ بے حد پریشان ہیں، روزگار اور مفلسی کے عالم میں ہیں جو حضور کی توجہ خاص کے محتاج ہیں۔

نوٹ: یہاں سے ذاتی نام حذف کیے گئے ہیں (مرتبین)

کیفیت: ج۔س کے خواب میں اکثر ہندو عورت یا مرد دکھائی دیتا ہے اور کبھی حملہ آور ہوتے ہیں یا بچوں پر حملہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اکثر سر میں درد رہتا ہے اور طبیعت میں پستی رہتی ہے اور سات بچے ہیں بے حد پریشان رہتی ہے۔

م۔ع۔ب کے خواب میں اکثر تیز رو پانی اور مچھلیاں وغیرہ دکھائی دیتی ہیں اور بائیں پیر میں بے حد درد رہتا ہے۔ علاج وغیرہ کروایا مگر کوئی فائدہ نہیں اور ایک سال سے بے روزگار ہے۔ بے حد پریشان نوکری کی کوشش کرتے ہیں مگر ناکام ہوتی ہے کوئی دھندہ پانی کرنے کی کوشش کرتے ہیں نقصان ہوتا ہے سات بچے ہیں۔ اس مہنگائی میں بے حد برا حال ہے۔ سرکار ان دونوں کے حال پر رحم و کرم فرما کر روزگار اور صحت جسمانی کے لیے دعا فرمایئے۔ تعویز اور

وظیفہ بتلائیں۔ جو حضور کے فیض و کرم سے بے روزگاری سے نجات حاصل ہو اور یہ خادم کے لیے بھی دعا فرمایئے جو حضور کے نذرِ کرم کا محتاج ہے۔ سرکار سے التماس ہے کہ کمترین کے بچے جو انڈیا میں ہیں۔ حضور دعا فرمائیں کہ وہ خوش حال رہیں۔ بس حضور سے ملاقات اور قدم بوسی کا متمنی ہوں، اور خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ جلد از جلد حضور کی قدم بوسی کا شرف حاصل کر سکوں۔

حضور کا گنہگار خادم

سید سراج الدین

پتہ: پوسٹ آفس کریم آباد،

بر دکان سٹی بک کمپنی، کریم آباد، کراچی 38

(دستخط) محمد عبدالباسط

تعبیرِ خواب

یَاوَدُوْدُ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یَاوَدُوْدُ

نورروالوں کا ڈیرہ پاک — 15-جون 1971ء

ظفر علی روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت سید سراج الدین صاحب، محمد عبدالباسط صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ محبت نامہ آپ کا مل گیا، رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔

ہر وقت ذکر یا ودود کا کیا کرو۔ اور درود پاک پڑھتے رہا کرو۔ اس میں دین و دنیا کی کامیابی رکھی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ نے۔ اور دن رات پڑھتے رہنا چاہیے۔

اس لفافہ میں تعویذ ہے ایک کوری ہنڈیا لے کر اس کو پانی سے بھر لیں اور اس تعویذ کو بھی اس ہنڈیا میں ڈال دیں اور روزانہ سورج نکلنے کے بعد ہنڈیا کو اپنے سامنے رکھ کر سورج کی طرف منہ کر کے 14 مرتبہ آیت الکرسی پڑھا کریں اور پھر وہ پانی آپ بھی پییں اور باقی سب بچوں کو بھی پلائیں اندر باہر اس کو چھڑکیں۔ پانی کو ختم نہ ہونے دیا جائے جتنا پانی استعمال کریں اتنا ہنڈیا میں اور ڈال لیا کریں اور یہ عمل جاری رکھیں۔ جب تک حالات ٹھیک نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے آمین۔

سب نورروالوں کی طرف سے سلام، بچوں کو پیار۔

حضورِ نور۔

لاہور

خواب

۸۶ ء

دہاڑی   27-اگست 1971ء

حضور پُرنور، من عاجز و مسکین

السلام علیکم

وہاڑی باخیریت اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پہنچ گیا تھا۔ حضور پُرنور کی زیارت سے دل بہت ہی خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ پھر آپ کی زیارت سے مشرف فرمائے، آمین۔ عرس شریف پر انشاء اللہ ساہیوال حاضر خدمت ہوں گا۔ دعا فرمائیں کہ چھٹی کی درخواست 15 دن کی دی ہوئی ہے اور بندہ 21-09-1971 کو اگلے پیر میری جگہ پر ملتان سے آنے پر چھٹی منظور ہو گی اور باری پر کہ اور درخواستیں بھی ملتان آئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ میری چھٹی منظور ہو جائے۔ 22-09-1971 سے اور پھر میں پورے تین دن عرس شریف میں حاضر ہو سکوں۔

آج رات خواب میں ایک بہت ہی بھاری گنبد کے اندر مزار دیکھا پرانا سا مزار تھا اور سنگ مرمر بھی پرانا تھا اور مزار کا ایک گوشہ قبر کا تھوڑا سا سنگ مرمر ٹوٹا ہوا تھا اور آواز آئی کہ یہ بادشاہ غوری کا مزار ہے، اور پھر ایک پاس ہی سڑک پر مزار دیکھا چھوٹے سے کمرے میں تھا۔ پاس ایک چارپائی پر کچھ پھول بھی پڑے تھے۔ بندہ نے مزار پر سے سفید رنگ کے پھول اتار کر چارپائی پر جو پھول تھے ان پر ڈال دیئے اور اہل مزار کا نام تلاش کرنے لگا تو صرف یہ لفظ یاد ہے غزالی غزالی.......... کے بعد کا لفظ بندہ کو یاد نہیں رہا۔ بس یہ دو خواب آئے تھے۔ باقی سفید رنگ کے پھول حضور پُرنور کے مبارک ارشاد کے مطابق داتا صاحب کے پیارے دربار پر ڈال دیئے تھے۔

پرسوں ایک خواب آئی تھی کہ ایک تختی نما چیز پر بہت سی باتیں لکھی تھیں اور سب سے نیچے کے الفاظ بندہ کو یاد ہیں۔ ''فکر اور تفکر'' جو حضور کو لکھ رہا ہوں۔ حضور پُر نور مجھ سے بہت ہی راضی وخوش رہیں بہت ہی راضی وخوش، بس یہ میری سب سے بڑی خواہش ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے پیارے رسول اور بزرگانِ دین ہمیشہ راضی رہیں۔ اللّٰھم آمین۔ سب نوروالوں کی خدمت اقدس میں السلام علیکم قبول ہو۔

والسلام

آپ کے مبارک قدموں کی مٹی

محمد افضل

وہاڑی

تعبیر خواب

یَاوَدُوْدُ بسم اللہ الرحمن الرحیم یَاوَدُوْدُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک 4- ستمبر 1971ء

اخضری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے محمد افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔

پہلا خواب: آپ نے مزار جو دیکھا پہلے وہ بادشاہ غوری کا تھا۔ دوسرا مزار پاک جو دیکھا وہ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ دونوں مزار دکھانے کا منشا یہ ہے کہ وہ دنیا والوں کا مزار ہے بادشاہ کیوں نہ ہو اور شکستہ ہے۔ دوسرا پاک مزار دین والوں کا ہے دین والوں کا مزار زندہ ہے۔ دین والے مزاروں کو پھولوں سے نوازا جاتا ہے۔ دنیا والوں کے مزار کو شکستہ دکھایا جاتا ہے۔ خواہ بادشاہ کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو حال پر بھی نوازتا ہے اور مستقبل میں بھی نوازتا ہے۔

دوسرا خواب: تختی پر آپ نے جو لکھا ہوا دیکھا "فکر اور تفکر" اس کا جو یاد رہا وہ حاصل ہے لکھے ہوئے کا۔ فکر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہماری خلوت کو دیکھ رہا ہے۔ تفکر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ ہماری جلوت کو دیکھ رہا ہے۔

یہ دونوں حال جس کو حال پر عطا ہو جاتے ہیں وہ اپنی خلوت سے بھی پاک ہو جاتا ہے اور جلوت سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے، آمین ثم آمین۔

عرس قریب ہے۔ اپنی تیاری رکھو۔ سب نور والوں کی طرف سے سلام، بچوں کو پیار۔

حضور پُر نور

لاہور

خواب

۸۶/۹۲ ء

بہاول پور　　　　31-اگست 1971ء

بحضور پُر نور قبلۂ دین کعبۂ ایماں، منبع جود و سخا، پناہِ بیکساں، نیاز بے انداز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حضور پُر نور کا نوازش نامہ ملا۔ بارگاہ ایزدی سے حضور پُر نور۔ صاحبزادگان عالی مرتبت۔ مریدین باصفا کی خیریت ہر وقت مطلوب ہے۔

حضور پُر نور کی خادمہ م۔ب بدستور اس تکلیف و مصیبت میں گرفتار ہے۔ دن میں 4/3 مرتبہ رات کو 2/1 دفعہ یہ کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ حضور پُر نور کے خادموں پر یہ مصیبت لگا تار ڈھائی ماہ سے وارد ہے اور میری ناقص عقل یہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ حضور پُر نور کے نام لیوا کیونکر اس قدر طویل عرصہ تک اس ناگہانی مصیبت میں گرفتار رہ سکتے ہیں اور ہم تو ہر وقت اس مصیبت میں حضور پُر نور کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ اب تو صبر کی بھی طاقت نہیں رہی۔ معلوم نہیں کہ ہمارا آقا کب ہماری مدد کو آتا ہے؟

گزشتہ اتوار کی رات کو تقریباً 2 بجے کے بعد حضور پُر نور کی خادمہ م۔ب نے ایک خواب دیکھا اور اس کے کہنے کے مطابق تحریر خدمت ہے یہ کہ اس کی تعبیر سے مطلع فرمائیں۔ اتوار کی رات 2 بجے تک وہ خیال سے روتی رہی کہ نہ تو جناب والا اقدس کے دربار میں حاضری دیتی ہے اور نہ ہی وہ حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر حاضر ہو سکتی ہے۔ اس خیال میں سو گئی تو خواب میں دیکھا کہ حضور پُر نور نے اس کو بازو سے پکڑ کر آستانہ عالیہ لاہور لے آئے ہیں اور وہ رو کر حضور پُر نور کے قدموں میں گر پڑتی ہے اور کہتی ہے کہ اس کو حضرت لعل شہباز قلندر

رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر نہیں لے جاتے اور 4/3 دفعہ یا علی مست قلندر کا نعرہ مارتی ہے۔ حضور پُرنور اس کو تسلی دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ بھی حضرت لعل شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ کا آستانہ تو اس وقت پورا آستانہ قلندر اس کی آنکھوں کے سامنے آ جاتا ہے اور وہ آستانہ پر گر پڑتی ہے اور وہاں سے ایک روشنی کا ہالہ اس کے منہ پر پڑتا ہے۔ جس سے وہ ڈر جاتی ہے۔ حضور پُرنور اس کے کندھے پر تسلی کا ہاتھ رکھتے ہیں اس کے بعد ساہیوال میں حضرت قبلہ و کعبہ نور والے میاں خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حضور پُرنور کے ہمراہ حاضری دیتی ہے، سبز رنگ کی خانقاہ ہے اور میلہ لگا ہوا ہے۔ خانقاہ شریف کے اندر ایک سفید ریش بزرگ روپوش ہیں۔ حضور پُرنور بھی موجود ہیں۔ وہ اُن صاحب بزرگ کے قدموں میں گر کر عرض کرتی ہے کہ میرے دو سوال ہیں جو آج تک پورے نہیں ہو رہے ہیں۔ اتنے میں حضور پُرنور اس کو تازہ پھولوں کی ٹوکری عنایت فرماتے ہیں جس سے وہ ہار بنا کر مرجھائے ہوئے پھول اتار کر تازہ پھولوں کے ہار ڈالتی جاتی ہے اور ایک پھولوں سے لدی ہوئی پینگ اترتی ہے اور لڑیاں پھولوں سے بھری ہیں۔ اس کے ساتھ ایک پنگوڑہ ہے۔ جو بھی ہار پھولوں سے چنبہ اور گلاب سے بھرا ہے۔ جس کی ڈوری وہ کھینچتی رہتی ہے اور پنگوڑہ کا ایک حصہ حضور پُرنور اپنے دہن مبارک میں رکھتے ہیں اور آدھا اس کے پاس رہنے دیتے ہیں اور اس کا برقعہ سر سے اتار کر رکھ دیتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ آج سے تو ہماری ملنگنی ہے اور جس جگہ بھی دربار پر جائے گی ہماری ملنگنی رہے گی۔ پھر آنکھ کھل جاتی ہے۔

حضور پُرنور کی خدمت عالیہ میں مودبانہ استدعا ہے کہ ہم پر کرم فرمائیں اور م۔ ب کے اس خواب کی مفصل تعبیر اور آئندہ کے احکامات سے مطلع فرمائیں جملہ اصحاب کی خدمت میں السلام علیکم

سگ دربار عالیہ

محمد عبدالحمید

حضور پُر نور سکندر اعظم، قطب وقت حضرت سائیں فضل دین صاحب، مدظلہ اللہ تعالیٰ بعد نیاز عرض ہے کہ حضرت مولوی صاحب پریشان ہیں۔ حضور کی خصوصی توجہ درکار ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ بزرگانِ دین کی دعاو برکت سے خیر فرمائیں، آمین ثم آمین۔

احقر

رمضان

تعبیر خواب

یاودود　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　یاودود

نور والوں کا ڈیرہ پاک

الغزری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے عبدالحمید صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے آمین۔ جتنی خوابوں کو دیکھا۔ ان سب کا حل ساہیوال شریف کے عرس پاک پر ہو جائے گا۔ عرس پاک 24 ستمبر سے 26 ستمبر تک جاری رہے گا۔ بچے کے لیے خصوصی دعا ہو رہی ہے۔

سب مسئلے عرس پاک پر حل ہو جائیں گے۔ مزاروں کی بھی زیارت ہو گئی ہے اور صاحب مزار کی بھی زیارت ہو گئی۔ سب نور والوں کی طرف سے سلام، سب بچوں کو پیار۔

حضور پُر نور

لاہور

خواب

کراچی　　　　　　　　　　　　　　　　18-اکتوبر 1971ء

حضرت قبلہ معظم دام شفقتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تسلیمات! عقیدت مندانہ عرض ہے۔ میں حضور پُرنور کو ایک خواب کہنا چاہتی تھی لیکن کراچی میں اس کا موقع نہ ملا۔ اب تحریر کر رہی ہوں۔

خواب:- میں نے دیکھا کہ روضۂ پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوں۔ کمرۂ اقدس میں حبیب پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت ہی شاندار تخت پر جلوہ فرما ہیں (جس کا بیان الفاظ میں ناممکن ہے) سامنے چند حضرات تشریف فرما ہیں۔ سیدھے ہاتھ پر ایک خاتون جلوہ فرما ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''حضرت علی رضی اللہ عنہ اب تک نہیں آئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیر ہوگئی ہے۔'' یہ الفاظ زبان مبارک پر ہی تھے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل حجرۂ مبارک ہوتے ہیں۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم دیر کی وجہ پوچھتے ہیں۔ جواب میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ فرمایا جو میری سمجھ میں نہ آسکا۔ پھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ ''باہر کون ہے؟''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''ایک پاکستانی عورت کھڑی ہے۔''

ارشاد ہوا: ''اسے اندر بلا لو۔''

درِ اقدس کھلا اور مجھے اندر آنے کا اشارہ ہوا۔ میں تخت مبارک سے کچھ فاصلہ پر دست بستہ سر خم کر کے کھڑی ہوگئی۔ اب حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم حاضرین کی طرف مخاطب ہوئے۔

پہلے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''آپ پاکستان کے لیے کیا کر رہے ہیں؟''

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں افواج پاکستان کی طرف جاؤں گا اور اس وقت تک ان کی مدد کروں گا جب تک انہیں فتح نہ ہو جائے۔''

پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: ''آپ پاکستان کے لیے کیا کریں گے؟''

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اس انجمن کی طرف جاؤں گا جو پاکستان کا قانون بنا رہی ہے۔ میں اسلامی آئین بنانے میں ان کی رہبری کروں گا۔''

پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرماتے ہیں: ''آپ پاکستان کے لیے کیا کریں گے؟''

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''میں اہل پاکستان کی طرف جاؤں گا انہیں وعظ و نصیحت کروں گا۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے راستے پر آ جائیں۔''

پھر حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بالکل قریب تشریف فرما حضرات سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں۔ ''حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ پاکستان کے لیے کیا کریں گے؟''

امامین رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں: ''ہم جامعات پاکستان کی طرف جائیں گے اور نوجوان کی رہبری کریں گے اور سیدھے راستے کی تلقین کریں گے۔ یہاں تک کہ وہ سیدھے راستے پر چلیں۔''

پھر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرماتے ہیں: ''بیٹی! تم پاکستان کے لیے کیا کر رہی ہو؟''

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں پاکستانی عورتوں کی طرف جاؤں گی۔ انہیں نصیحت کروں گی یہاں تک کہ وہ سیدھے راستے پر آجائیں۔''

پھر یہ محفل برخاست ہوگئی۔ گویا سب اپنے فرائض کے لیے روانہ ہوگئے۔ پھر میں نے تخت مبارک کو چوم لیا اور اپنی باتیں عرض کیں۔ دعا کی التجا کی۔ زار و قطار روتی رہی۔ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم، میرے مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے سر پر ہاتھ پھیر کر بڑی تسلیاں اور بشارتیں دیں۔ پھر آنکھ کھل گئی۔

خادمہ

حبیب النساء

تعبیر خواب

یَا وَدُودُ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَا وَدُودُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک

افتخاری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

بیٹی حبیب النساء صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

خط آپ کا مل گیا۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، آمین ثم آمین۔

تعبیر خواب:- مبارک ہو بیٹی۔ آپ کو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حضوری میں بلانے کا شرف عطا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف عطا ہوا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانثاروں کی زیارت کا شرف عطا ہوا۔ جو جو جس جس جانثار کو اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور جہاں جہاں جانثاروں کی ڈیوٹی لگائی اس کے انجام میں لگ گئے اور حبیب النساء کو آگاہی کا شرف عطا ہوا۔ جو جو فرمان حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے سنے ہیں آئندہ کے لیے، مخلوق کے لیے، یہ سب اثرات مرتب ہوں گے۔ حال پر مرتب اگر نہ ہوں۔ اس حال کے بعد مستقبل پیدا ہوگا اُس میں مرتب ہوں گے۔

کیوں مرتب ہوں گے؟ یہ بات جو آپ نے سنی ہے یہ کسی انسان کی بات نہیں۔ یہ بات اللہ کی بات ہے اور اللہ کے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اگر یہ مخلوق اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام سے پھر جائے تو اس کے بعد جو مخلوق مستقبل میں آنے والی ہے

اس پر مرتب ہوں گے۔ یہ بات ایسی ہے جو حتمی ہے، ہو کر رہے گی۔

نوٹ! بچی یاد رکھو جانثاروں کی زیارت ہوئی ہے۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت نہیں ہوئی۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زیارت کیوں نہیں ہوئی؟ جوڑنا چھوڑ دو۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرتی رہو۔ پھر ان کی بھی زیارت ہو گی۔

حضور پُر نور

لاہور

خواب

کراچی　　　　　　　　29- نومبر 1971ء

قبلہ معظم دام شفقتکم

بعد از تسلیمات عقیدت مندانہ عرض ہے کہ حضور کا شفقت نامہ ملا۔ دل کو خوشی اور اطمینان ہوا۔ دعا ہے کہ پروردگار عالم ان مہربانیوں کے لیے مجھے شکر گزار بننے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔ بزرگانِ دین سے بھی التجا ہے کہ میرے لیے دعا فرمائی جائے۔

کل ہی (9- شوال) کو ایک خواب دیکھا ہے۔ یہ خواب اس سے پہلے دو تین مرتبہ نظر آیا تھا لیکن کل والے خواب میں ایک نئی بات ذہن میں سوال بن کر کھٹک رہی ہے۔ اس لیے حضور سے اس کا مطلب پوچھ رہی ہوں۔

خواب نمبر 1　　میرے پاس دو شیر پٹے دار ہوتے ہیں۔ ایک پر میں سوار ہوتی ہوں اور دوسرے کی پیٹھ پر سیدھا ہاتھ ہوتا ہے۔ یہ دونوں مجھے لے کر ایک مینار پر چڑھتے ہیں۔ مینار کی اوپر والی بارہ دری پر پہنچ کر میں اتر جاتی ہوں تو یہ دونوں زینے کے دونوں طرف محافظوں کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ بارہ دری میں سفید فرش ہوتا ہے۔ گاؤ تکیے لگے ہوتے ہیں۔ وہاں چار خواتین میری ہی ہم لباس ہوتی ہیں جو سفید ہے۔ میں وہاں دو رکعت نفل پڑھتی ہوں، جس میں زیادہ تر سورہ اخلاص پڑھتی ہوں۔

جب نماز ختم ہوتی ہے تو آسمان سے پانچ کشتیاں (ٹرے) اترتی ہیں اور ہم پانچوں کے سامنے ایک ایک رکھی جاتی ہے۔ ان میں پھل ہوتے ہیں۔ میں اپنے پھلوں میں سے کوئی ایک پھل شیروں کو بھی ضرور دیتی ہوں اور پھل کھاتی بھی ہوں۔ پھر یہ کشتیاں چلی جاتی ہیں۔

ایک دفعہ ام المومنین بی بی حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسی خواب میں مجھے مبارک باد بھی دی کہ یہ مقام و مرتبہ تمہیں مبارک ہو۔

خواب نمبر 2 کل پھر یہی خواب دیکھا۔ غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ چار خواتین میری ہم لباس ہیں ہم لباس ہی نہیں بلکہ ہم شکل بھی ہیں اور وہی کرتی ہیں جو میں کرتی ہوں سوائے شیروں کو پھل دینے کے۔ اس کے علاوہ کل کے خواب میں جو کشتیاں آئی تھیں۔ ان میں پھلوں کے علاوہ دو بلوریں گلاس بھی رکھے ہوئے تھے۔ ایک میں پانی تھا، ایک میں پھلوں کا رس۔ پانی اس قدر مزیدار تھا کہ ہم پی پی کر ہونٹ چاٹ رہے تھے اور پھلوں کا رس بھی نہایت لذیذ تھا۔

اس دفعہ بھی جب کشتیاں چلی گئیں تو ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حضوری نصیب ہوئی، بی بی خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یک دم نمودار ہوئیں۔ میں حسب دستور ''میری بی بی'' کہہ کر قدم چومنے لگی۔ تو بی بی جی نے مجھے اٹھا کر سینے سے لگالیا اور فرمایا میں تمہیں مبارک باد دینے آئی ہوں کہ زندگی میں تمہیں آب کوثر پلوایا گیا۔ میرے ساتھ وہ چار شبیہیں بھی بی بی جی سے آکر لپٹ گئیں اور آنکھ کھل گئی۔

آپ کی بیٹی

ح۔ ن۔ ب۔ صاحبہ

تعبیر خواب

یا وَدُودُ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا وَدُودُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک

اخضری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

بیٹی ح۔ن۔ب صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

نمبر 1 آپ جس شیر پر سوار ہیں وہ سواری نفس کی ہے۔ جس طرح شیر کی عادت اَن موڑ ہے اسی طرح نفس کی بھی عادت اَن موڑ ہے۔ اسی لیے اس کو نفس امارہ کہتے ہیں۔ شکریہ ادا کرو کہ آپ کو نفس کی سواری کا بزرگانِ دین کی بدولت شرف عطا ہوا۔

دوسرا شیر وہ بزرگانِ دین کی معیت ہے، جو معیت میں حال پر رہتے ہیں انسان، ان کی حفاظت کے لیے بشکل وصورت شیر رکھا جاتا ہے۔

باقی نمبر 1 نماز پڑھنے تک سن لو، دو رکعت نفل جو پڑھے گئے حال پر، وہ حقیقتاً قول کی صورت میں شکریہ ادا ہو رہا ہے۔ آپ جس وقت بھی نفل پڑھیں، زیادہ تر سورۂ اخلاص پڑھنی چاہیے۔

نمبر 2 پانچ کشتیاں سن لو، چار خواتین جو آپ نے دیکھیں اور پانچویں آپ۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ سوا سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ کر کے پانچ ختم کرانے چاہیں۔ پھر وہ آپ کی صورت کی چار خواتین ہوں گی اور عمل سے حق ادا ہوگا پانچ مرتبہ۔ یہ عمل کی صورت اور قول کی صورت سے حق ادا ہو جائے گا۔

دو بلورین گلاس سن لو، ایک گلاس میں آبِ کوثر اور دوسرا میں شراباً طہوراً تھی۔ حقیقتاً پھلوں کے رس کو ہی شراباً طہوراً کہا جاتا ہے۔

حضرت بی بی خدیجہ الکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو آپ کو ملیں مبارک دی اور سینہ سے لگایا۔ یہ بزرگانِ دین کی طرف سے آپ کو شرف عطا کیا گیا ہے۔ سن لو! حقیقتاً قول کی صورت لباس ہے۔ شکل وصورت (مشابہ ہونا) وہ اعمال کی صورت ہے۔

پانچ مرتبہ آیت کریمہ کا ختم کرانے سے قول کا شکریہ بھی ادا ہو جائے گا اور اعمال کا شکریہ بھی ادا ہو جائے گا۔

یہ بڑی مبارک خواب آئی ہے آپ کو۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، آمین۔

حضورِ پُرنور

لاہور

خواب

۷۸۶

وہاڑی

ماہنامہ "احتساب" لاہور

شمارہ نمبر 1,2، مئی/ جون 1972ء

حضور پُرنور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

انشاء اللہ جلد ہی حاضرِ خدمت ہوں گا۔ گزشتہ ہفتہ کو ایک خواب دیکھا تھا جو کہ پیشِ خدمت ہے۔ اس رات میں پریشان سویا تھا۔ اسی پریشانی کے عالم میں خواب میں حضور پُرنور تشریف لائے اور ایک تھالی میں مالٹا یا سنگترہ کی میٹھی پھاڑیاں کاٹ کاٹ کر تھالی میں ڈال رہے تھے اور میں اسے کھائے جا رہا تھا۔

پھر دوسری جگہ دیکھا کہ ایک بزرگ پردہ کے پیچھے کھڑے ہیں اور حضور پُرنور بھی اور میں بھی ان کے سامنے، بیٹھے ہیں۔ وہ بزرگ فرما رہے تھے کہ جیسے تمہارے مرشد صاحب آنکھوں کو پھیر کر حالات کا مشاہدہ کر لیتے ہیں تم بھی اسی طرح مشاہدہ کر لیا کرو۔ میں نے حضور پُرنور کی مبارک آنکھوں کی طرف دیکھا۔ حضور آنکھیں گھما رہے تھے۔ بس یہ خواب دیکھا تھا۔ اس کی تعبیر فرمائی جائے۔

آپ کا خادم

محمد افضل

وہاڑی

تعبیر خواب

یَاوَدُودُ بسم اللہ الرحمن الرحیم یَاوَدُودُ

نوروالوں کا ڈیرہ پاک

ناظری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے محمد افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔

دل جس سے زندہ ہے وہ تمنا تم ہی تو ہو
ہم جس میں بس رہے ہیں وہ دنیا تم ہی تو ہو

اللہ کے پیارے..... مبارک ہو! آپ کو مشاہدے کا خطاب عطا ہو گیا۔ اللہ کا بندہ اپنی خلوت سے پاک ہو جائے تو اسے مکاشفہ عطا ہو جاتا ہے۔ اللہ کی مخلوق کے ساتھ غرض و غایت سے پاک رہے تو مشاہدہ عطا ہو جاتا ہے۔ اللہ کی مخلوق کے ساتھ اللہ کے لیے معاملہ کیا جائے تو آنکھ غرض و غایت سے پاک ہو جاتی ہے حال پر۔

غرض و غایت حجاب ہے۔ آنکھ جب حجاب سے پھر جاتی ہے تو اسے حق کا مشاہدہ ہونے لگ جاتا ہے۔ جسے حق کا مشاہدہ ہو جاتا ہے وہ مخلص ہو جاتا ہے۔ مخلص پر غیر کا تسلط نہیں ہے۔ جو مخلص ہو جاتا ہے وہاں ہدایت اور نُور جلوہ گری کرنے لگ جاتا ہے۔

ہر وقت ذکر میں مشغول رہو اور درود پاک میں مصروف رہو۔

اللہ تعالیٰ دُوری سے دُور رکھے۔ حضوری کا شرف عطا فرمائے اور فضل و کرم کرے۔ بزرگانِ دین کی دعا برکت سے آمین

حضورِ پُرنور

لاہور

خواب

کراچی　　　　　　　　　　　　　　　　8-جون 1972ء

ماہنامہ احتساب جلد نمبر 2، شمارہ نمبر 3

قبلہ معظم دام شفقتکم

تسلیمات! عقیدت مندانہ عرض ہے۔ حضور دو خواب لکھ رہی ہوں تعبیر عنایت ہو۔

پہلا خواب (تاریخ 8-اپریل 1972ء مطابق 23- صفر 1392ھ)

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عورتوں کا ہال۔ اس میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہال کے سرے پر روضہ پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب کرسی پر جلوہ افروز سر پر جواہرات کا تاج۔ تمام خواتین باادب ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طرف متوجہ۔

ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کلام پاک کی ایک آیت تلاوت فرمائی: **ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین ○** پھر اس آیت کریمہ کی تشریح عربی فرمائی۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ جو کسی مسافر کے ساتھ، اپنے عزیزوں کے ساتھ اور حاجت مندوں کے ساتھ بھلائی کرتا ہے، اس کا عمل ضائع نہیں جاتا۔ احسان کا بدلہ احسان ہے۔

پھر ام المومنین رضی اللہ عنہا نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول بیان فرمائے اور فرمایا کہ جو حج کے لیے آتے ہیں اور وہاں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لیے حاضر ہوتے ہیں، ان پر سرکار دو عالم روحی فداہ کی خاص چشم کرم ہوتی ہے۔

اتنے میں اذان کی آواز آئی ہے۔ سب خواتین صف بستہ ہو جاتی ہیں اور ام المومنین رضی اللہ عنہا کی امامت میں دو رکعت نماز ادا ہوتی ہے۔ میں بھی نماز میں اور درس قرآن وحدیث

میں شریک رہتی ہوں۔

نماز ختم ہوتی ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا مجلس برخاست ہونے کا اعلان فرماتی ہیں۔ سب خواتین جانے لگتی ہیں لیکن میں ام المومنین رضی اللہ عنہا کی طرف بڑھتی ہوں۔ بی بی رضی اللہ عنہا مجھ سے مصافحہ فرماتی ہیں۔ میں دست مبارک کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر آنکھوں سے لگاتی ہوں، چومتی ہوں۔ پھر اپنی بیٹی (ف) کے لیے دعا کی التجا کرتی ہوں۔ بی بی رضی اللہ عنہا مجھے ساتھ لے کر روضۂ اقدس کی طرف بڑھتی ہیں اور مجھے تسلی دیتی ہیں کہ کوئی گھبرانے کی بات نہیں تم نے (اپنی بیٹی کو) اتنی بڑی ضمانت میں دیا ہے (یعنی رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی) تو پھر کیوں پریشان ہوتی ہو۔

ہم یہ باتیں کرتے کرتے باب جبرئیل علیہ السلام پر پہنچتے ہیں جہاں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس روح الامین وحی لایا کرتے تھے۔ یکا یک ایک کمرے کا دروازہ سامنے ہوتا ہے، جو میرے خیال میں چاندی کا ہے۔ ام المومنین رضی اللہ عنہا دست مبارک سے دوازہ کھولتی ہیں اور مجھے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ فرما کر داخل حجرہ ہوتی ہیں۔ میں بھی کمرہ میں داخل ہوتی ہوں۔ وہاں تو سب روشنی ہی روشنی تھی۔ نہ در نہ دیوار.......... شش جہت نور ہی نور۔ میں یہ سمجھنے سے قاصر تھی کہ میرے پاؤں کہیں ٹکے بھی ہیں یا معلق ہیں۔ حیران تھی کہ بی بی رضی اللہ عنہا نے مجھے اجلس کہہ کر بیٹھنے کا حکم دیا میں حیران کہ کہاں بیٹھوں۔ پھر دوبارہ بی بی رضی اللہ عنہا نے ذرا تیز آواز میں مجھے بیٹھنے کا حکم دیا۔ میں بیٹھ گئی اور میری آنکھ کھل گئی۔

دوسرا خواب (تاریخ 5 ربیع الاول 1392ھ)

میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں داخل ہوئی۔ حسب دستور جوتے بابا کے پاس رکھ دیے۔ مسجد میں جا کر حسب دستور دو رکعت نماز تحیۃ المسجد ادا کی۔ ہر رکعت میں سورۃ قل ھو اللہ احد پڑھی۔

جونہی سلام پھیرتی ہوں دو بیبیاں سبز لباس میں دونوں طرف کھڑی ہوئی پاتی ہیں۔ میں بھی کھڑی ہو گئی۔ ایک بی بی رضی اللہ عنہا نے ایک سنہرے کرن اور گوٹے کا سہرا نکالا اور دونوں مل کر وہ سہرا چہرہ پر باندھنے لگیں۔ میں حیران ہو کر پوچھتی ہوں آخر مجھے یہ سہرا کیوں باندھا جا رہا ہے؟ اس کا کیا مطلب ہے؟ کوئی جواب نہیں ملا۔ بیبیوں نے سہرا باندھ دیا۔ پھر انہی بیبیوں میں سے ایک معظمہ نے موتیوں کا تاج میرے سر پر رکھا۔ میں پھر پوچھتی ہوں آپ لوگ کون ہیں؟ یہ مہربانی کیسی ہے؟ تو بیبیاں ذرا تعجب کے لہجے میں فرماتی ہیں۔ "آپ ہمیں نہیں پہچانتیں؟ میں بڑی منت و عاجزی سے کہتی ہوں" بی بی میں جاہل ہوں، نادان ہوں۔ مجھے معلوم نہیں آپ بتا دیں تو ایک تیسری ہستی ایک معظمہ کی طرف اشارہ کر کے کہتی ہیں، یہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہیں اور دوسری ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

جب مجھے یہ معلوم ہوتا ہے تو میں جھک کر قدم چومنا چاہتی ہوں، پر بیبیاں مجھے باری باری سینے سے لگا کر خوب پیار کرتی ہیں۔ پیشانی پر، گردن پر، رخساروں پر۔ پھر فرماتی ہیں اب جاؤ اور جا کر روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کر لو۔

میرا چہرہ اتنا روشن اور خوبصورت ہوتا ہے کہ وہ مجھے اپنا چہرہ ہی نہیں لگتا۔ میں روضۂ پاک کی زیارت سلام پڑھتے ہوئے کرتی ہوں اور جب بی بی خاتون جنت کی جالی کے پاس پہنچتی ہوں تو الصلوٰۃ والسلام یا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہہ کر سلام کرتی ہوں۔ اس کے بعد دو رکعت محراب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پڑھتی ہوں اور دو رکعت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی محراب میں اور باادب پچھلے پاؤں صحن مسجد کی طرف بڑھتی ہوں۔ صحن مسجد میں پہنچ کر آنکھ کھل جاتی ہے۔

آپ کی بیٹی

ح۔ن۔ب

کراچی

تعبیر خواب

یَا وَدُودُ　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　یَا وَدُودُ

نوروالوں کا ڈیرہ پاک

اظہری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

بیٹی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

خط آپ کا مل گیا۔

پہلا خواب: یہ خواب بہت مبارک ہے۔ اس خواب سے صاف روشن ہو گیا کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جماعت میں آپ شمار ہو گئی ہیں یہ بڑا انعام ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے، بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، آمین۔

دوسرا خواب: اس دوسرے خواب میں پہلے خواب کا ثبوت پہنچا آپ کے لیے۔ یہ ام المومنین رضی اللہ عنہا جنہوں نے آپ کو نوازا ہے، پہلے سہرا اور پھر تاج رکھا۔ اس سے صاف روشن ہو گیا۔ اب حال پر بزرگانِ دین فرماتے ہیں، آپ کو خطاب سرتاج اولیاء ہونے کا عورتوں میں سے ہو گیا ہے۔ اس کا عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ یہ سب انعامات بزرگانِ دین کے دربار سے حال پر عطا ہوں گے۔

فرمان ہو چکا ہے۔ حال آنے والا ہے۔ سہرا شریعت کی طرف سے ہے اور تاج طریقت کی طرف سے ہے اور سب اُم المومنین رضی اللہ عنہما آپ سے اتفاق رکھتی ہیں، یہ بھی روشن ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ اور بھی فضل و کرم کرے، بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، آمین ثم آمین

حضور پُر نور

لاہور

خواب

کراچی　　　　ماہنامہ احتساب

جلد نمبر 2، شمارہ نمبر 5، ماہ ستمبر 1972ء

قبلہ محترم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اُمید ہے حضور مع اہل وعیال ودیگر احباب بخیر وعافیت ہوں گے۔ ہم لوگ بھی اللہ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

حضور! دو ہفتے ہوئے مجھے خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ یہ خواب اس طرح شروع ہوا کہ ایک خاموش جگہ میں آلتی پالتی بیٹھا ہوں۔ جس طرح وظیفہ پڑھنے بیٹھتے ہیں۔ نظریں میری نیچے کی طرف ہیں۔ وہاں کوئی آواز نہیں ہے.......... ایک صاحب میرے سامنے ایک ڈیڑھ گز کے فاصلے پر ٹہل رہے ہیں۔ میرے سامنے صرف دو تین گز یا ڈیڑھ دو گز سیدھے ہاتھ کی طرف جاتے ہیں اور پھر واپس ہو کر ڈیڑھ دو گز بائیں ہاتھ کی طرف جاتے ہیں لیکن رہتے سامنے ہی ہیں۔ میری نظریں نیچی ہیں لیکن اس کے باوجود ان صاحب کے قدم اور پنڈلیاں نظر آتی ہیں۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ بہت قد آور ہیں۔ مجھے جہاں تک نظر آتا ہے ان کی پنڈلیاں ہی نظر آتی ہیں، گھٹنے نظر نہیں آتے۔

اس کے بعد اسی خواب میں مَیں دیکھتا ہوں میں ایک میدان کے کنارے پہنچ رہا ہوں وہاں اپنے سامنے دیکھتا ہوں کہ دو لائنوں میں آگے پیچھے پندرہ پندرہ یا بیس بیس آدمی کھڑے ہیں یعنی ہر دو لائن میں تقریباً پندرہ بیس آدمی ہیں۔ میں ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کی طرف سے وہاں پہنچا ہوں۔ دونوں لائنوں کے یہ سب لوگ اوپر سے نیچے تک برف کی طرح سفید ہیں۔ ان لوگوں کے سامنے ایک اور صاحب ہیں جو ان لوگوں کے سامنے اسی طرح ٹہل رہے ہیں جس

طرح میرے سامنے وہ قد آور بزرگ ٹہل رہے تھے۔ لیکن ساتھ ساتھ ان حضرات سے کچھ فرما رہے ہیں، کچھ سمجھا رہے ہیں جو میں نہیں سن سکا۔ میرے وہاں پہنچنے پر ان لائنوں میں کھڑے ہوئے اور تقریر کرنے والے اصحاب نے منہ موڑ کر میری طرف دیکھا ہے۔ یہ صاحب جو تقریر کر رہے ہیں رنگین چار خانہ کا تہبند باندھے ہیں اور اسی قسم کا کوئی رنگین کرتہ پہنے ہیں۔ ان کا سانولہ گندمی رنگ ہے اور کالی اور سفید داڑھی ہے۔ اب میں وہاں کھڑا ہوں اور وہ صاحب تقریر کر رہے ہیں۔ اس کے بعد میں سنتا ہوں کہ میں بآواز بلند یہ پوچھ رہا ہوں کہ یہ صاحب (تقریر کرنے والے) کون ہیں۔ اس کا جواب مجھے اپنے سیدھے ہاتھ کی طرف سے ملتا ہے جب کہ میں اپنے سیدھے ہاتھ کسی کو دیکھ نہیں رہا۔ جواب میں کوئی کہتا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔" اس خواب کے بعد مجھ پر بڑی رقت اور خوشی کی رقت ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار ہو گیا۔ حضور سے یہی درخواست ہے کہ مجھے نصیحت فرمائیں اور دعا فرمائیں کہ سچے اور سیدھے رہنے کی توفیق عطا ہو، آمین ثم آمین

آپ کا خادم

آفتاب

تعبیر خواب

یَا وَدُودُ ﷽ یَا وَدُودُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک

اختری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت آفتاب علی آفریدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ!

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ آپ کے حج پر جانے کی بزرگانِ دین کو بہت ہی مسرت ہوئی ہے۔ بزرگانِ دین آپ کے لیے بھی خیر کی دعا کر رہے ہیں اور آپ کے ساتھیوں کے لیے بھی دعا کر رہے ہیں۔

سن لو پیارے! خانہ کعبہ کی زیارت یہ فرمان ربی ہے اور حکم ہے۔ حضور پُر نور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت یہ اعمال سے متعلق ہے۔ آپ کو دونوں مرتبے اللہ کے فضل سے عطا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کے درجات عطا فرمائے، آمین۔ ہر وقت ذکر کرتے رہو یَا وُدُودُ اور درود پاک میں مصروف رہو۔ اس خواب کی تعبیر یہ ہے۔

مبارک ہو آپ کو بمع اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بمع اصحابیوں کے کسی کسی کو زیارت نصیب ہوتی ہے۔ یہ بہت ہی بڑا شرف ہے کہ آپ کو خلوت کی صورت میں بھی زیارت ہوئی اور جلوت کی صورت میں بھی زیارت ہوئی۔

سن لو پیارے! جس وقت آپ کے پاس ٹہل رہے تھے اس وقت بھی حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے۔ جس وقت جماعت کے سامنے ٹہل رہے تھے۔ اس وقت بھی حضور

پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی تھے۔

جب آپ کے پاس حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹہل رہے تھے تو آپ کو صرف پنڈلیاں ہی نظر آتی رہیں وہ مقام خلوت ہے۔ دوبارہ جس وقت حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوئی تو وہ مقام جلوت تھا۔

سن لو پیارے! چندرہ چندرہ یا بیس بیس اللہ کے بندے جو آپ کو نظر آئے وہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قربی اور اصحاب رضوان اللہ عنہم تھے اور اصحابیوں سے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطاب فرمارہے تھے۔ آپ کے اصحاب خلوت کی صورت سے بھی پاک تھے اور جلوت کی صورت سے بھی پاک تھے۔ جن اللہ کے بندوں کی خلوت اور جلوت پاک ہوجاتی ہے وہ برف کی مانند سفید ہوجاتے ہیں۔ بزرگانِ دین کے قربی کو یہی شرف ہے کہ وہ برف کی طرح سفید ہیں حال اور اعمال کے اعتبار سے۔

سن لو پیارے! خلوت اور جلوت کا زیارت کا شرف اُن اللہ کے بندوں کو عطا ہوتا ہے جن کا میل جول بزرگانِ دین سے ہو اور جنہیں ان سے خالص محبت ہو اور جو ان کے قدم بقدم اور ان کی معیت میں ہوں۔ خلوت اور جلوت کا شرف جسے بھی عطا ہوجاتا ہے وہی اللہ کا بندہ باشرف ہوجاتا ہے۔

حضور پُرنور

لاہور

خواب

وہاڑی　　　　　　　　ماہنامہ "احتساب" لاہور

شمارہ نمبر 6-7، اکتوبر۔نومبر 1972ء

حضور پُر نور

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

قبل ازیں ایک خط آپ کی خدمت اقدس میں لکھا تھا۔ اُمید ہے مل گیا ہوگا۔ جمعہ کی رات کو ایک خواب دیکھا تھا جو پیش خدمت ہے۔

1- خواب میں ایک جگہ جمعہ پڑھا جا رہا ہے۔ میں بھی جمعہ پڑھنے کے لیے وضو کرنے لگ گیا اور بہت دیر تک بار بار وضو کرتا رہا حتیٰ کہ جماعت کھڑی ہو کر جمعہ پڑھنے لگ گئی۔ پھر ایک رکعت بھی پڑھی جا چکی۔ میں وضو ہی کرتا رہا۔ پھر دوسری رکعت میں امام نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہا تو میں وضو کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔

2- پھر ایک جگہ پر بس سے دو لڑکے اترے۔ ایک داڑھی مبارک والا 18 سال کی عمر کا نورانی آنکھوں والا لڑکا تھا۔ دوسرا آٹھ دس سال کا بہت خوبصورت لڑکا تھا۔ عربی لباس پہنے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے سوال کیا کہ قرآن پاک چھوٹے لڑکے نے حفظ کیا ہے یا بڑے لڑکے نے؟ بڑے لڑکے نے بات پر جواب دینے سے پردہ ڈالا۔

3- پھر میں ایک شہر کے بازار سے ہوتا ہوا ایک اونچی جگہ پہنچا کہ نیچے دریا بہہ رہا تھا۔ اونچائی پر پھاٹک جو کھولا تو پھاٹک میرے ہاتھ میں آ گیا اور میں بڑی مشکل سے گرتے گرتے بچا۔ پھاٹک سے نیچے دریا کو سیڑھیاں جا رہی تھیں۔ پھر میں اسی جگہ پر چھوٹے سے باغ میں ہاتھوں سے اڑنے لگا۔ اڑتے ہوئے چھوٹے چھوٹے چنبیلی کے سفید پھول توڑے اور پھر

درختوں جتنا ہی اڑتا رہا۔ پھر نیچے اتر آیا۔

4- پھر دوسری طرف ایک عورت بیٹھی دیکھی اور پھر اچانک ایک مزار سامنے آ گیا۔ قوالی ہو رہی تھی۔ دل میں خیال آیا کہ میرے پیارے مرشد صاحب بھی یہاں تشریف لائے ہوں تو بڑا لطف آئے گا۔ میں مزار کی طرف گیا۔ دائیں طرف کسی بچے کا مزار تھا جس پر لفظ "ھُو" لکھا تھا اور نیچے پیرزادہ یا وزیرزادہ کا لفظ تھا۔ دوسری طرف صاحب مزار تھے۔ صرف کان میں یہ آواز آئی کہ یہ خواجہ کا مزار ہے اور صاحب مزار کھانڈ کے ساتھ روٹی کھایا کرتے تھے۔

5- اسی خواب میں جب عربی لڑکی کو دیکھا تھا اس کے بعد کا ذکر ہے کہ میں نے دیکھا کہ میرے چہرے کا چمڑا اکھڑ گیا ہے اور ایک چمڑا قینچی کے ساتھ میں نے منہ سے کاٹا۔ نیچے سے اچھا نور والا چہرہ نکل آیا۔ صرف آنکھوں کے اردگرد کا چمڑا باریک ہونے کی وجہ سے نہ اترا۔ دوسرے گلے کے اندر سے سرخ ربڑ کی طرح کے تین چار پیڑے حلق سے اوپر تالو پر آئے۔ میں نے وہ نکال کر باہر پھینک دیئے۔ خواب کی تعبیر عطا فرمائی جاوے۔

والسلام

محمد افضل

تعبیر خواب

یَاوَدُودُ　　　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　　　یَاوَدُودُ

نور والوں کا ڈیرہ پاک

اختری روڈ، نیا دھرم پورہ (مصطفیٰ آباد) لاہور

اللہ کے پیارے حضرت محمد افضل صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ علیہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ آپ کا مل گیا۔ رحمت اور برکت کا پیغام پہنچا۔ سب اللہ والے دعائے خیر کر رہے ہیں۔ انشاء اللہ اور کرتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے بزرگانِ دین کی دعا و برکت سے، آمین ثم آمین۔

-1 سن لو پیارے! اس خواب کی تعبیر یہ ہے کہ جمعہ کے دن جمعہ کی نماز میں آپ کی حاضری ہوئی۔ نماز کے دو سجدے ہیں۔ ایک خلوت کا اور دوسرا جلوت کا ہے۔ پہلا سجدہ قول کی صورت سے ہے۔ دوسرا سجدہ اعمال کی صورت سے ہے۔ آپ کی نماز اللہ کے فضل سے قول کی صورت سے بھی ادا ہوگئی ہے اور اعمال کی صورت سے بھی ادا ہوگئی ہے۔ یہ بڑی مبارک خواب ہے۔

-2 سن لو پیارے! یہ دونوں لڑکے آپ کے ہی ہیں۔ چھوٹا لڑکا حافظ ہوگا اور اس کو قرآن پاک حفظ کرانا چاہیے اور بڑا لڑکا ناظر ہوگا۔ اس لیے وہ حفظ پر ہاں نہیں کرتا تھا۔

-3 اللہ کے پیارے سن لو! حضور پُرنور حضرت میاں خدا بخش رحمۃ اللہ علیہ سرتاج اولیاء کے دربار پر جب بھی جاؤ اس قسم کے پھول لے کر جایا کرو۔ غسل کرنے کے بعد مزار پاک پر چڑھا دیا کرو۔ پیارے! پھولوں پر اڑنا یہ اولیائی کی ابتدا ہے۔ جس وقت انسان کا عمل اولی ہو جاتا ہے وہ پھولوں پر اڑنے لگ جاتا ہے۔ یہ بھی سن لو، اڑنے سے مراد رفعت اور بلندی ہے۔ چنبیلی کی

حقیقت پھول ہے۔ پھول کی حقیقت خوشبو ہے۔ خوشبو کی حقیقت ثمرہ ہے۔ اللہ کے فضل سے بزرگانِ دین کی طرف سے آپ کو ثمرہ ملے گا، اس میں خوشبو ہوگی۔ اس خوشبو سے اللہ کی مخلوق کو فائدہ پہنچے گا۔ مبارک ہو آپ کو۔ شکریے کے طور پر جس کے پاس جامہ نہ ہو اس کو ایک جامہ سر سے لے کر پاؤں تک دے دیویں۔

4- سن لو پیارے! آپ نے مزار پر جو "خو" لکھا ہوا دیکھا خو سے خوب بنتا ہے۔ خوب سے شاہِ خوباں ہوتا ہے۔

وہ لفظ پیرزادہ ہی تھا۔ جو لکھا ہوا تھا اور وہ خواجہ صاحب کا ہی مزار تھا۔ یہ بھی سن لو کبھی کبھی کھانڈ کے ساتھ خشک روٹی کھایا کرو۔

5- مبارک ہو، کثافت کا چمڑا آپ کے چہرے سے اتر گیا، لطافت کا عطا ہو گیا۔ لطافت کی حقیقت نُور ہے۔ آنکھوں کے اگرد گرد سے چمڑا اس لیے نہیں اترا کہ آپ کی آنکھوں کو تو پہلے ہی لطافت والا چمڑا عطا ہے۔ جو اترنے والا تھا اتر گیا۔ یہ بھی سن لو چاند کی پہلی، دوسری اور تیسری کو گوشت لے کر اڑنے والے جانوروں کو ڈال دینا چاہیے۔ اس طرح یہ عمل تین ماہ تک جاری رکھنا چاہیے۔ خواب جو آئی ہے۔ پھر اس عمل سے فارغ ہو جاؤ گے۔

حضورِ پُرنور

لاہور

مطبوعات ادبستان

ادبستان

43- ریٹی گن روڈ، لاہور۔

Ph: 042-36121856 Cell: 03004140207